والمیک رامائن

بطرز ناول

آرنیہ کانڈ

یعنی

سنسکرت کی دلکش انشا پردازی کا اعلیٰ نمونہ اور قدیم علم ادب کا نولکھا ہار

جادو نگار والمیک جی مہاراج کا تڑپا دینے والا کلام! جی نہیں!! بلکہ وہ سورج!

جسے قدرت نے چھپنا نہیں سکھایا - ہزاروں برس ہونے پر بھی جو خلائق کی وسیع سرزمینوں پر

ویسی ہی آب و تاب سے چمک رہا ہے

اسے

اٹھتی جوانی کی اُمنگوں سے مدہوش اور عالم شباب کے پُر تمنا آرزومندوں کے

مہلک مرض سے جان بلب بیمار نوجوانو! تمہارے لیے یہ متبرک کتاب آبحیات

نہ بنجائے تو سہی

مصنفہ

جناب منشی سکھدیال سنگھ صاحب شوق مصنف مہابھارت (بطرز ناول)، دلربا و آرین نیشن

رئیس خورجہ ضلع بلند شہر

پہلی مرتبہ

مطبع برن پرکاش بلند شہر میں باہتمام منشی ہر پرشاد چھپا

قیمت ۸ر

تمام حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

طبع اول ۵۰۰ جلد

مطالب

آرنیہ کانڈ

باب پہلا

رشی

ڈنڈک کے گھنے جنگل مین پہونچکر غیر مفتوح اور حواس پر قادر مہاراجہ رامچندر کیا دیکھتے ہین کہ رشیون کی سرگ ۱
کُٹیان بنی ہین - کُشا اور درختون کی چھال کا فرش ہے - روحی تاثیرین گہری ہین - سورج کی طرح
اُنکی طرف دیکھا بھی نہین جاسکتا - مخلوق کی پناہ گاہ - آگے صحن مین پھلواری لگی تھی - ہرن
وہان بہت تھے اور اَن گنت پرندے - اُن مکانون مین اپسرا باری باری ناچا کرتی تھین -
ہون کرنے کے وسیع کمرے بھلے معلوم ہوتے تھے - مرگ چھالا - کُشا - لکڑی - کلس - پھل
اور گانٹھین ہون کا یہہ سب سامان موجود تھا - جنگلی متبرک مضبوط پیڑ گرد کھڑے تھے - اُن مین
لذیذ پھل لگے ہوے - انہین بلی اور ہوم کا اعزاز ملا تھا - پاک - وہ وید کی رچاؤن کی آواز
سے گونجتی تھین - طرح طرح کے پھول بکھرے ہوے تھے - تالابون مین کنول مار کے چھا رہے
تھے - انہین پھل اور گانٹھون پر زندگی بسر کرنیوالے - حواس پر قادر - چھال اور کالی مرگ چھالا
پہنے سورج یا آگ جیسے جلال والے بہت بوڑھے رشی رہتے تھے اور معتدل غذا کھائین - ایسے

بزرگ اور پاک رشیون سے وہ پُررونق تھین - مہاراجہ رامچندر نے کمان کا چلّہ اوتار لیا اور اُنمین داخل ہوے - رشیون نے انکو ہاتھون ہاتھ لیا - مہاراجہ رامچندر کی نازک اور دلفریب شکل اور نفیس پوشاک دیکھکر یہہ جنگل کے بسنے والے حیران رہ گئے - انکی اُنھون نے مہمانی کی - انکو اپنا راجہ سمجھکر رعایا ہونیکا اعتراف کیا - راجہ چونکہ رعایا کی حفاظت کرتا ہے وہ سب انکے اظہار شکریہ مین رطب اللسان تھے -

جو ہین دن نکلا مہاراجہ رامچندر سب سے رخصت ہو آگے بڑھے - جنگل قسم قسم کے پرندون سے بھرا پڑا تھا - ریچھ اور ہرنیون کی ڈارین پھرتی تھین - وہ بناس پتی اور پیڑون کو کچلتے اور روندھتے چلتے تھے - تلیون کا پانی گدلا کر ڈالا تھا - پرند چلا رہے تھے - وہان سیتاجی اور مہاراجہ رامچندر کو ایک آدم خوار ملا - اُسکی صورت بہت ہی بھیانک تھی - ان تینون کو دیکھکر بہت ہی بڑا گرج کر جھپٹا جانکی جی کو پیٹھ پر اوٹھا لیگیا - مہاراجہ رامچندر اور راکھشس مین جسے ورادھ Viradha کہتے تھے ٹھن گئی - آپس مین لڑے - اور رگھوبر نے ظالم کا کام تمام کر دیا - اصل مین یہہ ایک گندھرب تھا - اور دوسرون کی بددعا نے اسے راکھشس بنا ڈالا تھا - وہ ہتھیارون سے تو مرا نہین اسلیے مہاراج نے اِسے ایک گڑھے مین توپ دیا - سرگ ۲ و ۳ و ۴

جب اس ظالم کو ٹھکانے لگا چکے تو یہہ تینون رشی سربھنگ Sarbhang کے آشرم کو چلے جسکا اُسنے پتہ دیا تھا - وہان رشی کے ہوائی بوان کا عجیب کرشمہ دیکھا - سربھنگ رشی - پھولون مین ہوکر اپنے معمولی راستہ سے خلاف سمت مین بہنے والے مندا کنی کے کنارے کنارے چلے جائیے - سوتیکشن رشی Sutikshn کے پاس پہونچ جاوگے اور مراد بر آئیگی - بچہ ! ذرا ایک میری طرف دیکھتے رہنا مین اپنا چولا چھوڑتا ہون - جیسے سانپ کانچلی اوتارا کرتا ہے " سرگ ۵

آگ جلائی - منترون سے آہوتین دین - اور رشی مذکور اُسمین بیٹھ گیا - رونگٹے - بال - پٹھے - انکی کھال

ہڈی - گوشت اور لہو سب جلگیا اور رشی سربھنگ شعلہ جیسا نورانی جوان بنگیا - وہ کھڑا ہو گیا
بہت بھلا معلوم ہوتا تھا - اور برہم لوک کو چلا گیا -

یہان بھی بہت سے رشی اکھٹے ہوکر ملنے آئے اور فرائض شہریاری کے اظہار کی تمہید کے سرگ ۶
بعد اپنی مصیبت بھی بیان کی کہ راکششن بہتیرے رشی اور عابدون کا کام تمام کر چکے ہین -
جن مقتولون کی پھیلی ہوئی ہڈیان اُنکے بیان کا ثبوت تھین - کہنے لگے کہ یہ مصیبت پمپا
منداکنی Mandakni اور چترکوٹ کے نواح مین خاصکر آئی ہے - اس سے
جسطرح بنے انھین بچالین - اُنکی یہہ درخواست منظور کیگئی اور تینون صاحب رشی سوتیکشن
Sotikshna کی کُٹی کو سدھارے -

بہت دور تک چلے گئے زور سے بہتی ندیان عبور کین - میرو Meru جیسے اونچے سرگ ۷
پہاڑ کی ایک عمدہ چوٹی نظر پڑی - بن مین پہونچے جسمین قسم قسم کے پیڑ بارہون مہینے کھڑے رہتے
تھے - اُسکے گنجان حصہ مین جا پہونچے - جہان پھول مارکے چھا رہے تھے اور پیڑون کی کچھ گنتی تھی
رامچندر مہاراج کیا دیکھتے ہین کہ گپھا مین ایک کُٹی بنی ہے - اور پیڑون کی چھال اور پھولون کے
ہارون سے چھائی ہوئی ہے - اور رشی سوتیکشن Sotikshna پدم آسن
(یوگ کی ایک نشست) لگائے بیٹھے ہین - اون سے ملے - اور اجازت لیکر ایک کُٹی مین ٹھیر گئے
رات وہان بسر کی - تڑکے وقت پر اوٹھے - کنول کے پھولون کی خوشبو سے معطر ٹھنڈے سرگ ۸
پانی مین نہائے - عبادت کی - اب سورج چڑھ آیا تھا - رشی سوتیکشن پاس گئے اور اجازت چاہی -
مہارشی نے چھاتی سے لگا لیا - اور رخصت کیا کہ پھولون سے کھلے ہوے اور پھولون سے لدے
ہوے جنگل کو دیکھین جسمین دلفریب ہرن اور غریب پرند بکثرت ہین - اور تالاب تلیا خوشگوار
پانی سے بھری کنول کے کھلے ہوے پھولون سے مسکرا رہے ہین اور انمین بہت سے جانور
تیر رہے ہین - جابجا دل لبھا لینے والے پہاڑی چشمے جاری ہین اور خوبصورت جنگل خوشنما موزون

سے عجب بہار دے رہا ہے۔ جانکی جی نے دونون بھائیون کو ترکش۔ کمان اور جھمجھاتی ہوئی
تلوارین دین۔ اُنھون نے ہتیار بدن پر سجائے۔ بڑی لجاجت سے انکساری کے ساتھ رشی
کو ڈنڈوت کر کے چلدیے۔

سرگ ۱۰ راہمین ویدہی اس بات پر زور دیتی جاتی تھین کہ جبتک راکشس مقابلہ پر نہ آئین اُنکا مارڈالنا
جایز نہین ہے۔ اور مہاراجہ رامچندر کا استدلال یہ تھا کہ جو بدذات مہارشیون کو متواتر
دُکھ دیتے رہے ہین اُنکا بیخ ناس کھو دینا ہی ہمارا فرض ہے۔ اور وہ اسکا وعدہ کرچکے ہین۔

سرگ ۱۱ مہاراجہ رامچندر سب سے آگے تھے سیتاجی بیچ مین اور لکشمن مہاراج کمان لئے پیچھے جارہے تھے پہاڑون
کی چوٹیان۔ بن۔ دلفریب۔ ندی اور دریا کے بیچ مین چکوون کی گذرگاہ خشکی۔ پانی کے پرند اور
کنولون والے تالاب۔ ہرنون کی ڈارین۔ بناس پتی کا رس پیکر مست سینگ دار بھینسے۔ سور
اور درختون کے دشمن ہاتھیون کو دیکھتے جارہے تھے۔ بہت دور نکل گئے اور سورج چھپ گیا۔ اُنھون
نے ایک چار کوس لمبا چوڑا تالاب دیکھا۔ پانی نہایت شفاف۔ اور اُسپر بھی وہی لطف تھا۔ گانے بجانے
کی آواز آرہی تھی۔ اور دکھائی کوئی بھی نہ پڑتا تھا۔ مہاراجہ رامچندر نے دھرم بھرت Dharma
Bhrit رشی سے وجہ پوچھی۔

دھرم بھرت۔ اس تالاب کو پنچ اپسرا Panch afsora کہتے ہین
یہہ ہمیشہ بھرا رہتا ہے ماندا کرنی Manda Karni رشی نے اسے
یوگ کی طاقت سے بنایا تھا۔ وہ اسمین دس ہزار برس تک تپ کرتے رہے۔ اُنکی اس ریاضت سے
دیوتاؤن کو خوف ہوا کہ انکے رتبہ کو چھینا چاہتے ہین۔ اسلئے اُنکی تمام ریاضت خاک مین ملانے کے
لئے اُنھون نے زندہ بجلی جیسی پانچ اپسرا بھیجین جنھین دیکھتے ہی رشی پر نفس اَمارہ غالب آگیا
اپنی ریاضت کھو بیٹھا۔ پانچون اُسکی بیوی بنگئین۔ وہ اپسرا اسی مین رہتی ہین۔ کھیلتی
کودتی ہین اور اُنھین کے گانے بجانے کی آواز ہے۔

دہان رشیون کی بہت سی کُٹی تھین - مہاراجہ رامچندر کہین دس مہینے - کہین ایک سال - کہین چار مہینے - کہین پانچ یا چھ مہینے - کہین کئی مہینے - کہین ڈیڑھ مہینے - کہین زیادہ - کہین تین مہینے اور کہین آٹھ مہینے ٹھیرے اور اسطرح دس برس رشیون کی صحبت مین بسر کردیے - لوٹکر پھر رشی سوتیکشن کے یہان آئے - اور وہان کچھ دنون ٹھیرے -

مہاراجہ رامچندر (رشی سوتیکشن سے بسبیل تذکرہ) لوگون کی زبانی سنا ہے کہ رشی اگست Aegastya بھی اسی بن مین رہتے ہین مگر اتنے بڑے بن مین پتہ چلنا مشکل ہے - انکا پتہ دیجیے -

سوتیکشن رشی - اس کُٹی سے جنوب کی طرف چار میل جاکر درختون سے ڈھکے ہوے ایک قطعہ پر اگست رشی کے بھائی کی کُٹی ملیگی - پیپل کے پیڑون نے اُسکی رونق کو اور بھی دوبالا کر رکھا ہے بہت سے پھل پھول لگے ہین - دلفریب جگہہ ہے - قسم قسم کے پرند چہچہاتے ہین - خوشگوار پانی سے بھرے بہت سے تالاب ہین اور انمین جانور تیر رہے ہین - رات بھر وہان ٹھیریئے - اور تڑکے دکھن کی رخ جنگل کے دامن مین چار کوس تک چلے جایئے - رشی اگست کے آشرم پر جو جنگل کے دلکش قطعہ پر بنا ہے اور بہت سے درختون سے دل لبھا رہا ہے پہونچ جایئے گا - اگر ان سے ملنا ہے تو آج ہی جایئے "

یہ سنکر تینون صاحب رخصت ہوے - رشی کی ہدایت کے موافق خوبصورت جنگل بادیون جیسی پہاڑیون کا لطف اُٹھاتے راستہ مین پڑتے ہوے ندی نالون سے گذرتے جارہے تھے - رشی اگست کے بھائی پاس پہونچگئے - رات بھر وہان رہے - اور علے الصباح سوتیکشن رشی کے بتہ پر پھر چلدیئے - طرح طرح کے درخت دیکھے - تمام پھولون سے لدے ہوے - ان پر بیلین چڑھی تھین جنمین کلیان آرہی تھین - جنگل مین ہزارون پیڑ تھے - ان مین ہاتھیون نے سونڈ لپیٹ رکھی تھین - بندر چڑھے بیٹھے تھے - ان گنت مست چڑیئن چہچہا رہی تھین - مہاراجہ رامچندر

مہارشی اگست اور جنگل کی دلفریبی کی تعریف کرتے ہوے اُنکے آشرم کے قریب پہونچے اور لکشمن جی
سے کہا کہ مہارشی کو اونکے آنیکی اطلاع دین۔

سرگ ۱۲ چنانچہ خبر کیگئی۔ رشی نے استقبال کیا۔ اور مہاراجہ رامچندر اُنکے آشرم پر ٹھیرے۔ مہمان نوازی کے
بعد مہارشی نے اپنے غنیم پر غالب آنیکے لئے وشنو کی مضبوط کمان جو وشوکرمان [illegible]
w-akarmu کے ہاتھ کی بنی تھی اور کبھی خطا نکرنے والے سورج کی مشابہ منور
برحمدت Brahmadatha تیر۔ بھڑکتی ہوئی آگ جیسے تیرون سے
بھرے۔ کبھی خالی نہونے والے۔ دو ترکش اور سنہری خنجر انکی نذر کئے۔

سرگ ۱۳ مہارشی تاسف کرتے رہے کہ نازک بدن ویدہی کو یہہ مصیبتین جھیلنی پڑین۔
مہاراجہ رامچندر۔ "مجھے کوئی ایسا مقام بتایئے جو خوب سیراب ہو۔ گھن کے جنگل مین
ہو۔ ہم ایک کُٹی بناکر وہان رہینگے"۔
اگست مہارشی۔ یہان سے آٹھ کوس پر ایک مقام ہے۔ وہان پھل پھول کثرت سے ہین
اور اَن گنت خوبصورت ہرن اُسے پنچ وٹی Pancha vati کہتے ہین۔ وہان
خوشی سے رہیے وہ دلکش جگہہ ہے۔ جانکی جی وہان رہکر خوش ہونگی۔ اسکی کہان تک تعریف
کیجاے۔ پاس ہی ہے۔ بس گوداوری کے قریب ہی۔ وہان پرند بھی بہت ہین اور پھر پُر فضا
مقام۔ یہ رے مدھوکا بن Madhuka ہے۔ نگرودھا Nagrodha
کے پیڑون کی کُنج کی طرف جاکر مدھک کے درختون کے بن کے شمال کو ہولینا۔ پھر ایک دشوار گذار
پہاڑی پڑیگی۔ اُسکے پرے پنچ وٹی ہے۔ اُسپر بڑے بڑے پیڑ کھڑے ہین۔ اور اُنمین پھول آرہے
ہین۔
تمام حالات دریافت کرکے مہارشی کو ڈنڈوت کی اور تینون صاحب رخصت ہوے۔

سرگ ۱۴ راہ مین جٹایو ملا۔ اور اسنے اپنا نسب نامہ بتانے کے دوران مین دنیا بھر کی پیدایش کے سلسلے

بیان کرڈالے۔

سرگ ۱۵ اسکے بعد منزل مقصود پر پہونچگئے۔

باب دوسرا

پنج وٹی

مہاراجہ رامچندر" دیکھئے یہہ پنج وٹی ہے! اسنے کیا جنگل پایا ہے کہ تمام پھول کھلے ہین۔ ادھر ادھر دیکھو تو ہماری کُٹی کے لئے کون جگہہ مناسب ہوگی۔ کسی تالاب کے کنارے ایسا مقام تلاش کیجئے جہان ہم ہنسی خوشی رہ سکین۔ وہان بن کی سب بہار ہو اور جھرنے جھرتے ہون۔ ایندھن۔ پھول۔ کُشا اور پانی بھی مل سکے"

لکشمن جی" جگہہ تو آپ ہی تجویز کیجئے اور مجھے حکم دیجئے کُٹی بنا دون"

مہاراجہ رامچندر (ادھر ادھر تلاش کرکے) یہہ قطعہ ہموار ہے۔ خوبصورت بھی ہے اور پھولدار پیڑون سے گھرا ہے۔ یہین کُٹی بنائیے۔ وہ دیکھو پاس ہی ایک تلیا ہے۔ اسمین سورج جیسے کنول کے پھول کھلے ہین اور بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے۔ جیسا کہ رشی نے بتایا تھا سُہانی گوداوری یہہ ہی اسکے کنارے بھی پھولدار پیڑ ہین۔ جانور تیرتے ہین۔ پاس ہرنون کی بھیڑ لگی ہے۔ مورون کی آواز سے گونج رہی ہے۔ کیسی دلفریب ہی۔ ذرا اونچی بہت سی غارون والی پہاڑیون کو دیکھنا! پھولے ہوے درختون سے ڈھکی ہین۔ ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے ہوشیاری سے کسی نے ہاتھیون کو بہت سے رنگون سے رنگا ہو۔ اُن پر ہزارون قسم کے پیڑ اور بناس پتی کھڑی ہی واقعی متبرک جگہہ اور بڑی دلفریب۔ درند اور پرند یہان کتنے ہین"

یہہ سنکر لکشمن جی نے جھٹ پٹ ایک خاص لمبی چوڑی کُٹی مٹی سے بناکر پتون سے چھادی۔ اسمین لمبے بانسون کے خوشنما ستون بھی لگائے۔ چھوٹی چھوٹی شاخین بھی لٹکائین مضبوط

رسّی سے کسکر باندھ دیا گیا - نرسل اور پتوں سے چھا دیا - اُسکی سطح کو ہموار کیا - دیسی کی - وہ اچھی دکھائی دیتی تھی - اور واقعی نہایت عمدہ - اسے بناکر لکشمن جی گوداوری پر گئے - نہائے - کنول کے پھول اور پھل توڑ کر لائے - اور مہاراجہ رامچندر کو وہ کٹی دکھائی - مہاراجہ رامچندر اُسے دیکھکر بہت ہی خوش ہوے - بھائی کو بغل مین لے لیا اور وہان رہنے لگے -

سرگ ۱۶ اُنھین وہان رہتے رہتے گرمیان ختم ہوگئین اور خوشگوار جاڑے آگئے - ایکدن تڑکے تڑکے گوداوری ندی پر سب نہانے گئے - لکشمن جی ہاتھ مین پانی کا گھڑا لئے جانکی جی کے ساتھ انکے پیچھے پیچھے جا رہے تھے -

لکشمن جی "اے شیرین کلام الیجیے جو موسم آپکو ہمیشہ سے پسند تھا وہ آگیا - گویا کہ تمام مبارک سال اس سے آراستہ ہے - اسکی بدولت لوگون کے بدن مین یبوست آگئی ہے - زمین ناج سے اٹی پڑی ہے - پانی کاٹے کھاتا ہے - آگ پیاری معلوم ہوتی ہے - ناج - دودھ اور اُس سے بنی چیزین صوبون مین سما نہین سکتین - راجے ملکون کے فتح کرنے پر جھک پڑے ہین - اُسکو ناپتے پھرتے ہین - سورج دکشنائن ہوگیا ہے - اس سے اُتّر کی سمت ایسی معلوم ہونے لگی جیسے بلا ٹیکا لگائے عورت - اُسپر قدرتی بہتیرا برف پڑا ہوا ہے - اب سورج بھی اور دور ہوگیا اس پہاڑ کا نام ہماون[1] Hima wan اب ٹھیک موزون ہے - آجکل دوپہر مین گھومنا کچھ اچھا معلوم ہوتا ہے - بہت ہی خوشگوار - دھوپ بھلی معلوم ہوتی ہے - سایہ اور پانی برا لگتا ہے - اِن دنون کی دھوپ سُہاتی ہوئی ہے - اوپر سے بہت ٹھنڈی اوس پڑتی ہے - جنگلون مین اداسی چھا رہی ہے - کنول کُہرے سے مارے گئے - اب رات کے وقت لوگ باہر نہین سو سکتے پُشیہ نکشتر کی موجودگی رات کا ہونا بتا رہی ہے - شبکو تمام مین دُھند چھا جاتی ہے - اور اِس سے

۱ - اس لفظ کے معنی ہین "برف رکھنے والا"

سردی چمک اُٹھتی ہی - راتین بڑی ہوتین ہین - چاند کی خوش نصیبی سورج کے حصے آئی ہے - چاند کہرے کے سبب لال لال معلوم ہوتا ہے - اور جیسے شیشہ سانس لگنے سے دھندلا ہو جاتا ہے چاند بھی صاف دکھائی نہین پڑتا - کہر کی چاندنی بھلی معلوم نہین ہوتی - دھندلی دھوپ ہونیکی وجہ سے سیتا جی دکھائی تو دیتی ہین مگر کچھ حسین معلوم نہین ہوتین - اندنون پچھوا ہوا جو قدرتاً سرد ہوتی ہے اس سردی مین دوگنی ٹھنڈی ہو گئی - جو گیہون سے بھرے جنگلون مین کہرا خوب پڑ رہا ہے - پر وہ جب سورج نکلتا ہے اور جانور ملکر چہچہاتے ہین اچھے معلوم ہوتے ہین - سنہری رنگ کے دھان کے پودے کچھ ایک جھکے ہوے اور دھان لگے ایسے خوشنما معلوم ہوتے ہین جیسے کھجور کے پھول - سورج چڑھ تو بہت گیا مگر اسکی کرنین چونکہ کہرے سے ڈھکی ہوئی ہین وہ ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا چاند - دھوپ تڑکے کمزور - دوپہر کو خوشگوار - سطح مین بہ زیادہ کہرا پڑنے سے پیلی معلوم ہوتی ہے بنون مین تڑکے تڑکے جب سورج نکلتا ہے تو ہری ہری دوب سے ڈھکے ہوے مرغزار جنپر شبنم کے قطرے پڑے ہوے ہین بہت ہی اچھے معلوم ہوتے ہین - اچھے شفاف ٹھنڈے پانی سے چھوتے ہی بہت ہی پیاسے جنگلی ہاتھی جھٹ اپنی سونڈ سکوڑ لیتے ہین اور وہ پاس بیٹھے ہوئے دریائی پرند لڑائی سے بھاگنے والے بزدل کیطرح اب پانی مین ڈبکی نہین لگاتے - درختون کی قطارین جنکے پھول جھڑ پڑے ہین رات کو شبنم اور دن کو کہرے سے ڈھکے ایسے دکھائی پڑتے ہین جیسے گہری نیند سوئے ہون - ندیان پانی سمیت اور سارس کہرے سے ڈھکے ہوے ہین - وہ آواز سے معلوم ہوتے ہین اور انکے کنارے بھیگی ہوئی ریت سے - پانی پہاڑ کی چوٹی پر برف پڑنے سے سمجھو یا سورج کی تمازت کی کمی سے یا سردی کے سبب میٹھا معلوم ہوتا ہے - جاڑے کے مارے کنولون کی پتیان جھڑ گئی ہین اور کوری ڈنڈیان رہ گئین ہین - پھولون کی گھنڈی اور زیرہ ٹھٹھر گیا ہے - اس لئے وہ کچھ اچھے معلوم نہین ہوتے " دونون بھائی آپسمین دیر تک بھرت جی مہاراج کی جفاکشی سعادتمندی نیک دلی اور نفس کشی کا اعتراف

کرتے رہے گوداوری آگئیں۔ سب نہائے۔ عبادت کی اور اپنی کٹی کو لوٹ آئے۔

باب تیسرا

سرپ نکھا

Surpa nakha
یہہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ راون کی بہن سرپ نکھا سرگ ۱۷
اُدھر آنکلی اور مہاراجہ رامچندر کو دیکھکر ریجھ گئی۔ کہاں تو یہہ حسین شہزادے اور کہاں وہ بدشکل چڑیل
خود مہاراج کا حال پوچھتی رہی اور اپنا حسب و نسب بھی بتایا اور اُنکی محبت کا دم بھرنے لگی۔ بہت
چکنی چپڑی باتیں کین اور ہر طرح یقین دلایا کہ اُن پر دل آگیا ہے۔ نیز ترغیب بھی دی کہ ویدہی
کو چھوڑکر اسے گھر ڈال لیں۔

مہاراجہ رامچندر نے عذر کیا کہ اُنکی شادی ہوچکی ہے۔ علاوہ اسکے وہ سوکن بنکر رہی بھی سرگ ۱۸
تو خود اُسکی زندگانی تلخ ہوجائیگی۔ لکشمن جی کو دکھا کر کہا کہ وہ البتہ کنوارے ہیں۔ اور حسین
بھی بلا کے۔ اُنھیں ابھی اس کوچہ کی ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ اُنکی بیوی بنو تو مضایقہ نہیں۔
یہہ سنکر وہ لکشمن جی کے سر ہوگئی اُنھوں نے فرمایا کہ نوکر کی نوکر ہوکر کیا کرو گی۔ وہ تو
خود بڑے بھائی کے خادم ہیں۔ مہاراجہ رامچندر اپنی کٹی میں سیتا جی کے پاس بیٹھے تھے
یہاں سے یہہ ٹکا سا جواب مِلا تو شہوت پرست عورت پھر مہاراجہ رامچندر کے پاس دوڑی گئی
سرپ نکھا" (جانکی جی کی طرف اشارہ کرکے) اسکے ہوتے مجھے بھلا تم کیوں چاہنے لگے!
اسے میں ابھی چبائے ڈالتی ہوں !!"
یہہ کہکر بدکار عورت جسکی آنکھیں دہکتے ہوئے کوئیلوں کی طرح جلتی تھیں غصہ میں بھری جانکی جی
کی طرف جھپٹی۔
مہاراجہ رامچندر" (غضبناک ہوکر) لکشمن! بس بہت ہنسی اچھی نہیں!! ویدہی

کو دیکھ وہ ڈر کے مارے قریب المرگ ہے - اس متوالی راکشسی کی شکل بگاڑ دے !"
لکشمن جی حکم پاتے ہی لپکے اور اسکے ناک کان دونون کاٹ لئے - وہ روتی پیٹتی جنگل
کو بھاگی - خون مین نہا گئی تھی - دوڑی ہوئی جن استہان Jana Sthana
کو اپنے بھائی کھر Khara کے پاس گئی - جا کر زمین پر گر پڑی ! اور سب بپتی کہہ سنائی
وہ اپنی بہن کا یہہ حال دیکھکر آگ ببھوکا ہو گیا -

سرگ ۱۹و۲۰ چودہ راکہشس بدلا لینے کے لئے اُسکے ساتھ گئے - انکو آتا دیکھکر مہاراجہ رامچندر
نے بھائی کو ویدیہی کی حفاظت کے لئے چھوڑا - خود تیر کمان لیکر بڑھے -
مہاراجہ رامچندر "ہم دونون راجہ دسرتھ کے بیٹے ہین - یہہ ہماری بیوی ہے -
پھل پھول کھا کر بسر کرتے ہین - حواس پر قادر ہین - رشیون کی زندگی بسر کر رہے ہین
اور برہم چرج لے رکھا ہے - ڈنڈک بن مین اپنے دن کاٹ رہے ہین - اور رشیون کی درخواست
کے مطابق ظالمون ہم اس لئے آئے ہین کہ تمہارا نام و نشان تک مٹا دین - آگے بڑھے تو تم
ہی جاؤ گے !"
مگر وہ کسکی سننے والے تھے - کہنے لگے -
راکھشس " آج تمھین مار کر ٹلینگے "
یہہ کہکر تھیار اُٹھائے اور حملہ کر دیا - مہاراج نے انکے تیرون کو کاٹ کر گرا دیا - لہولہان کر ڈالا -
تیرون سے سینے چھلنی کر دئے - وہ خون مین نہلا گئے اور سب نے وہین دم توڑا -

باب چوتھا
کھر دوشن

سروپ نکھا یہہ حال دیکھکر پھر بھائی پاس دوڑی گئی - زار قطار روتی جاتی تھی - کہنے لگی کہ وہ بھی سب

مارے گئے۔

سرگ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ بیتاب ہوکر زمین پر لوٹنے لگی۔ کھر بہن کی یہہ حالت دیکھکر متاسف ہوا اُسنے اپنے سپہ سالار
دوشن[۱] Dushana کو چودہ ہزار سپاہ کی تیاری کا حکم دیا۔ جب سج کر
کیل کانٹے سے لیس ہوگئی تو خود لیکر چلا۔ سپاہ کے کوچ کرتے ہی بڑی کالی گھٹا آئی۔
بادل گرجنے لگا اور اُس سے خون برسنا شروع ہوا۔ کھر کے رتھ کے تیز گھوڑے ہموار
پھولون سے ڈھکی ہوئی سڑک پر دفعتہً گر پڑے۔ سرخ کنارہ دار کویلہ جیسا سیاہ ہالہ سورج
کے گرد دکھائی دیا۔ اور ایک خوفناک بڑا بھاری گدھ جھنڈے کے پاس آکر اسکے سُنہرے
ڈنڈے پر بیٹھ گیا۔ گوشت خوار بھیانک آوازوالے جانور جن استھان پر جمع ہوکر چلائے۔ اور
دن مین گیدڑ بولنے لگے خون پانی سے بھرے بادل آسمان پر چھا گئے اور سارے مین ایسا
اندھیرا ہوگیا کہ اُسے دیکھکر آدمی کے رونگٹے کھڑے ہوجائین کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ شام کا رنگ
بے موسم ایسا سرخ تھا جیسے خون مین رنگا کپڑا۔ خوفناک درندے اور پرند کھر کی طرف منھ کرکے چلانے
لگے۔ کنک Kanka گومیا Gomaya اور گدھ چیخ کر خطرہ کی
پیشین گوئی کرنے لگے۔ گیدڑون کے منھ سے شعلے نکلتے تھے اور وہ سپاہ کے سامنے بولتے
تھے۔ لڑائی مین یہہ بُرا شگون ہے۔ گیدڑ مصیبت کی پیشین گوئی کرتے تھے۔ پریگھ
Parigha جیسے دُمدار ستارے سورج کے پاس دکھائی دیے۔ سوار بھانو
Swar Bhanu نے بڑا پروا سورج کو گھیر لیا۔ زور کی آندھی آئی۔ سورج
کی چمک جاتی رہی۔ رات نہ تھی اور ستارے جگنو کی طرح گرنے لگے۔ تالابون مین مچھلی اور آبی جانور

۱۔ دوشن کو کھر کا جنرل لکھا ہے۔ دیکھو صفحہ ۵۵ سطر ۲۹ ترجمہ انگریزی بابو من متھ ناتھ دت صاحب
Manmath Nath Datt ایم اے۔

سہم گئے - کنول مُند گئے - درختون سے پھل پھول جھڑ گئے - بلا آندھی آئے گرد بادون کی طرح چڑھی ہوئی تھی - طوطے گھبرا کر چلانے لگے - اور ڈراونی صورت رکھنے والے شہاب ثاقب گرنے لگے اور بڑی آواز ہوئی - زمین - پہاڑ - بن اور جنگلون سمیت کانپ اوٹھے - کھر اپنے رتھ پر بیٹھا گرج رہا تھا کہ اوسکا بایان بازو پھڑکا - آواز بیٹھ گئی - لپنے چارون طرف دیکھا تو آنکھون مین آنسو بھر آئے سر درد کرنے لگا - پر نادانی سے وہ باز نہ آیا - یہہ وہ بدشگونیان تھین جنسے لوگون کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین لیکن جس طرح سیارے چاند اور سورج کی طرف بڑھتے ہین راکھشسون کی بہادر اور بھیانک فوج نے جوش مین آکر شہزادون پر دھاوا بول ہی دیا -

سرگ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ مہاراجہ رامچندر - "لکشمن جی سے آثار اچھے نہین ہین - آج راکھشسون سے لڑائی ہوگی - تم ویدیہی کو لیکر اس پہاڑ کی دشوار گذار گپھا مین چلے جاؤ"

انھون نے حکم کی تعمیل کی - اتنے مین دشمن کی سپاہ آپہونچی اور لڑائی اس زور سے ہونے لگی کہ زمین کانپ اوٹھی اور دیوتا تھرّا گئے - یہہ سارا ٹڈی دل ایک طرف تھا اور اکیلے مہاراجہ ایک طرف - مگر بہادر مہاراج کی جنگی قابلیت کے آج کامل ثبوت مل رہے تھے - کمان مڑتی دکھائی دیتی تھی اور ہزارہا تیر دشمن کا خون پینے کے لئے ایکدم چھوٹتا تھا - گویا تیرون کا مینہ برستا تھا - جنکے مارے سورج چھپ جاتا تھا - حتیٰ کہ کھر کی ساری سپاہ کو کاٹکر پھینک دیا - پھر دوشن سے مقابلہ کی ٹھیری - وہ پانچہزار راکھشسون کو لیکر صدہا قسم کے ہتھیارون سے وار کرنے لگا - اور اوپر پتھر برسائے - درخت اکھاڑ کر پھینکے جنھین مہاراجہ رامچندر نے اپنے تیرون سے کاٹ کر گرا دیا - اور غصہ سے آگ بھبوکا ہوکر لشکر بھر کو تیرون سے ڈھک دیا - اسکے چارون گھوڑے کاٹ گرائے - رتھبان کو قتل کر دیا - اور ایک تیر جو مارا تو دوشن کی چھاتی مین گھاو ہوگیا - وہ اپنے رتھ سے گرا - مگر پرگھہ Parigha ہتھیار لیکر مہاراج پر جھپٹ پڑا - انھون نے پھرتی سے اسکے دونون بازو کاٹ دیئے اور وہ خونخوار ہتھیار اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا - زخمی

دوشن زمین پر گر پڑا - کھر نے پھر ہمت کی اور دوبارہ مردانگی کے ہاتھ دکھانے لگا - ترسی Trisira کو بھی جوش آگیا - وہ مقابلہ پر آیا - زور سے ایک تیر مارا - جو مہاراج کی پیشانی پر لگا اور خون بہنے لگا - مہاراج نے دم کے دم میں اسکا سر کاٹ ڈالا اور ہمیشہ کو خاک پر سلا دیا -

سرگ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ اس عرصہ مین کھر نے دم لیا اور پھر آکر ڈٹ گیا - اور اپنی جان پر کھیلکر اس زور شور کے وار کئے کہ لڑائی کا حق ادا کر دیا - مہاراجہ رامچندر کا زرہ بکتر کٹکر زمین پر آ پڑا - اور جسم زخمی ہو گیا تمام خون مین نہا گئے - بن ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بے دھوئین کی دہکتی ہوئی آگ جب یہہ حالت ہوئی تو مہاراج نے وشنو کی کمان لی - جو رشی نے دی تھی - اونچی اوٹھا کر کھینچی اور کھر کا جھنڈا اوڑا دیا - اور مگھوان Maghavan کے دئے ہوئے تیر سے جو بجلی کی طرح کڑکتا ہوا مہاراجہ رامچندر کی کمان سے نکلکر کھر کی چھاتی پر لگا اور اوسکا کام تمام کر دیا جب لڑائی کا اس فتحیابی کے ساتھ خاتمہ ہوا اور دشمن کی تمام سپاہ کام آئی تو دیوتا اور مہارشی مہاراج کو مبارکباد دینے آئے - لکشمن جی ویدیہی کو لیکر گپھا سے نکل آئے بھائی سے بغلگیر ہوے - اور سب ملکر سکھ چین سے کٹی مین رہنے لگے -

باب پانچوان

مت ماری گئی

سرگ ۳۱ ادھر اکمپن Akampana لڑائی سے جان بچا کر بھاگا - دوڑا ہوا گیا اور راون سے اپنا رونا رویا -

اکمپن "مہاراج جن استھان مین ایک بہادر آگیا ہے جسے رام کہتے ہین - اسنے تمام راکشسون کو کاٹ کر پھینکدیا - کھر اور دوشن بھی لڑائی مین کام آئے - مین بمشکل

جان بچا کر بھاگا کہ آپکو خبر کرون - لڑائی مین تو وہ کسیکے باپ کے بس کا نہین - ایک ترکیب البتہ ہے جو پٹ ہی نہ پڑے - اسکے ساتھ ایک پتلی کمر کی عورت ہے اُسے سیتا کہتے ہین - جوانی پھٹی پڑتی ہے - متناسب اعضا رکھنے والی - سچ مچ عورتون کا زیور - جیسے بنے اُسے اڑا لائیے اسکے بغیر رام ایکدم نہین جی سکتا "

راون (خوش ہوکر) "تدبیر تو اچھی ہے! مین اور میرا رتھبان دوسرا کوئی نہو گا - دِن نکلتے ہی سیتا اس محل مین ہو گی!!"

جھٹ پٹ راون تیار ہو خچر جتے ہوے سورج کی طرح چمکتی ہوئی گاڑی سے اطراف کو روشن کرتا چلا - وہ آسمان مین چلتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے بادلون مین چاند - راون پہلے ماریچ پاس گیا - اُسنے اپنے راجہ کو بڑی آؤ بھگت سے لیا -

ماریچ (ہاتھ منھ دھوکر) "راجہ مجھے ڈر لگتا ہے! دنیا مین خیریت تو ہے؟ مہاراج کو ایسی کیا تلابیلی تھی کہ یون مارا مار چلے آئے - کیا کچھ دال مین کالا ہے؟

راون "عزیز تمھین معلوم نہین!! جن استھان کے سارے نگہبان قتل کر ڈالے گئے!!! اور راوسکو فتح کر لیا - رامچندر کی بیوی اڑا لانے مین کیا تم میرا ہاتھ نہ بٹاؤ گے؟

ماریچ "معلوم ہوتا ہے دوست کے لباس مین کسی دشمن نے یہہ صلاح دی ہے - بتائیے تو تمھارا بُرا چیتنے والا یہہ ہے کون؟ ساری راکشسی دنیا کی چوٹی ہی کو ڈھایا چاہتا ہے - تمھین مونڈھے پر رکھکر وہ زہریلے سانپ کی ڈاڑھ توڑا چاہتا ہے - آپ تو سُکھ کی نیند سوتے ہین - اور وہ سر مین چوٹ مارتا ہے - راگھو تمھارے بوتے کے نہین ہین - سوتے شیر کو نہ جگائیے اور اس خیال کو جانے دیجیے - اپنی رانیون کے ساتھ کیا آپ نے کبھی بن مین شکار نہین کھیلا - پھر انھون نے کیا بگاڑا ہے -

ماریچ کا یہہ جواب سنکر راون اپنے ارادے سے درگذرا اور لنکا چلا گیا -

سرگ ۳۲ مگر سروپ نکھا باز آنیوالی کب تھی۔ وہ بھی سیدھی لنکا پہونچی۔ دیکھا راون اپنے محل کے
آگے سورج جیسی چمکتی سنہری بیش بہا گدی پر بیٹھا ہے۔ چارون طرف سے شیرون نے
گھیر رکھا ہے۔ کون راون! وہ جسکو اعلیٰ ذات رشی۔ دیوتا گندھرب اور مخلوق کوئی فتح
نہیں کرسکتا!! منھ پھاڑے ہوے ملک الموت کی سی جسکی شکل تھی۔ لڑائیون مین آئے ہوے
زخمون کے بدن پر نشان تھے۔ دس ہاتھ بیس سر رکھنے والا۔ بیش بہا لباس پہنے۔ سینہ
چوڑا۔ بڑا جری۔ چہرہ سے سلطانی جلال برستا تھا۔ پہاڑون کی چوٹیان توڑ ڈالنے والا۔
جسنے دیوتا پامال کرڈالے تھے۔ نیکی کا مٹادینے والا جسنے بہت پرائی عورتون کو بےعصمت
کیا تھا۔ بہت سے یگ خراب کردیے۔ جو واسک Vasaki کو شکست دیکر
تکشاک Takshaka کی چاہتی بیوی کو چھین لایا تھا۔ جہان چاہو جانیوالا
پشپک بوان اوسکے قبضہ مین تھا۔ گھنے جنگل مین جسنے دس ہزار برس تپ کیا تھا۔ اور
ایشر کے نام پر اپنے سر کاٹ کر چڑھا دیے تھے جسسے دیوتا۔ دانو۔ گندھرب۔ پشاچ یا پرند۔
سانپ۔ سواے انسان کے کسی سے لڑائی مین موت کا خوف نہ تھا۔ براہمنون کا قاتل۔ بیرحم۔
سنگدل۔ ظالم۔ سب کا بُرا چیتنے والا راون اسکے دربار مین نکٹی اور کن کٹی سروپ نکھا
روتی پیٹتی پہونچی۔ اور کہنے لگی۔

سرگ ۳۳ سروپ نکھا "عیش و عشرت کے نشہ مین چور۔ جو جی مین آیا کرنیوالا جسپر کسی قسم کا دباؤ نہین
تجھے سجھائی نہین پڑتا کہ تجھپر بڑی بھاری مصیبت آنیوالی ہی۔ رعایا عیاش۔ شہوت پرست اور گھمنڈ
کی آگ کی طرح لالچی راجہ کی کبھی قدر نہین کرتی۔ جو بادشاہ وقت پر کام نہین کرتا اوسکے تمام کام
خراب ہوجاتے ہین۔ اور سلطنت غارت ہوجاتی ہی۔ جیسے ہاتھی دلدل سے بچکر نکلتے ہین۔ لوگون
کو ایسے راجا کو دور ہی سے سلام کرنا چاہیئے۔ جو جاسوس بھیجکر حالات دریافت نہین کرتا اور
اپنی رعایا سے نہین ملتا۔ جسنے اپنی آزادی کھودی ہی۔ جو راجہ اپنے راج کا انتظام نہ کرسکے

اور کسی پر اُسے بھروسہ نہو سمندر کے چٹان کی طرح وہ کبھی نہین پھولتا پھلتا - تونے قادر الخواہش دیوتا - دانو اور گندھربون سے تو دشمنی ٹھہٹر لی ہے اور پھر یہہ تلون مزاجی - جاسوس کوئی مقرر نہین - تو کسطرح راج کریگا - اے راکشس تیرے مزاج مین چھچھورپن ہے - بیوقوف کہین کا! تجھے یہہ نہین معلوم کہ کیا کرون - پھر راج ہوچکا! اے فتاحون مین منتخب! جن بادشاہون کے جاسوس آزاد نہین ہین - نہ خزانہ اور خلق عام ہے - انمین اور معمولی آدمیون مین کیا فرق ہے - اُنھین تو اسی لئے دور اندیش کہتے ہین - کہ جاسوسون کے ذریعہ سے اُنھین دور کے خطرے معلوم ہوجاتے ہین - مین جانون تمھارے پاس ایک بھی جاسوس نہین - او معمولی درجے کے لوگ مشیر ہین - جن استھان رشتہ دارون سمیت تباہ ہوگیا - اور تیرے کان پر جون تک نہ رینگی - کھردوشن کو چودہ ہزار راکشسون سمیت اکیلے رامچندر نے مار ڈالا - اونھونے رشیون کو اور بھی ڈھیٹ بنادیا - ڈنڈک کو بچالیا اور جن استھان کا ستیاناس کر ڈالا - پر تو تُو لالچی اور مدہوش ٹھیرا - اور دوسرون کے ہاتھون کی کٹ پُتلی ہے - یہہ خبر نہین کہ بڑی مصیبت آنیوالی ہے - جب وقت پڑتا ہے تو لوگ غصہ ور - بخیل - بدمست - تیز مزاج اور دھوکے باز راجہ کی ذرا مدد نہین کرتے - اپنے قوت بازو سے مال دولت پیدا کرنیوالے - اوچھے - اپنے آپ کو کھینچنے والے اُوچھلے تن مہاراجہ کو اُسکے بھائی بند ہی کاٹ ڈالتے ہین - نہ تو وہ اُسکا کوئی کام کرکے دین - دھمکانے سے ڈرتے بھی نہین ایسا آدمی جلدی ہی گدی سے اوتارا جاتا ہے - محتاج ہوجاتا ہے - بس جیسے کوڑا کرکٹ - سوکھی لکڑی - کنکر پتھر - مٹی تو کام کی - مگر گدی سے اُترا ہوا کسی کام کا بھی نہین - پھٹے کپڑے اور ملگجے ہار کی طرح گدی سے اُتارا ہوا راجہ چاہے وہ لایق ہی کیون نہو نکما ہے - وہ راجہ جسمین قوت ممیزہ ہے - سمجھدار - حواس پر قادر - شکور - نیک چلن - بہت دنون راج کرتا ہے - لوگ اُسی راجہ کی عزت کرتے ہین جو آنکھین میچ کر تو سوے - مگر اُسکی فرائض کی آنکھین کھُلی ہون - اور اُسکے غضب عنایت سے لوگ آگاہ ہون - لیکن اے راون راکشسون کے قتل کی تجھے جاسوسون کی معرفت

بھی خبر نہوئی - تو بے سمجھ ہے اور تجھ مین اس قسم کی قابلیت ہی نہین - تو اورون کو بے غرت کرتا ہے - وقت اور جگہہ کی تقسیم تو جانتا ہی نہین - بھلائی برائی مین تمیز کرنیکی تجھے کبھی پرواہ ہی نہین ہوئی - تیرے راج کو خطرہ ہے اور وہ جلد غارت ہوگا"-

یہہ جلی کٹی سنکر راون سوچ مین ڈوب گیا۔

سرگ ۳۴ سرپ نکھانے راون کو سر دربار ذلیل کیا۔

راون (خفا ہوکر) رام کون ہے؟ اسمین زور کتنا ہے شکل صورت بتاؤ - طاقت تو معلوم ہو اس دشوار گذار ڈنڈک بن مین آنے کا سبب - وہ کیسے ہتیار ہین جنسے راکشس مارے گئے - اور یہہ چہرہ کسنے بگاڑا ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو؟

سرپ نکھانے تمام ماجرا نمک مرچ لگاکر بیان کیا - اور جو اپنے پہ بیتی تھی - اُسمین تصرف بھی کرتی گئی سیتا جی کے حسن کی خوب خوب تعریفین کین - اور اُسے اوبھارا کہ جیسے بنے اونھین اوڑا لائے -

سرگ ۳۵ راون نے اسکی رام کہانی غور سے سُنی - وہ سوچتا رہا - اور دربار سے اُٹھکر بھیس بدل چپکے سے اصطبل مین گیا اور رتھ جوتوا بیٹھکر چلدیا۔

باب چھٹا

ماریچ

راہ مین سمندر کا لطف - بن اور جنگلون کی بہار دیکھتا جاتا تھا - کہین کہین آباد بستیون پر بھی نظر پڑتی تھی - سمندر کے کنارے ایک سوا رسیدان دکھا - اور دھیمی دھیمی ہوا چلتی پائی - وہان انجیر کا ایک پیڑ تھا جسپر کبھی پہلے بڑا طاقتور گرڑ رہتا تھا سمندر پار کرچکا تو ایک سُہانا جنگل ملا - وہان ایک راکشس رہتا تھا - ماریچ - وہ کالے ہرن کی کھال پہنے تھا - اور سر کے بال گندھے تھے اُسنے راون کی خاطر و مدارات کی پھر ادھر جلد آنکلنے کا سبب پوچھا۔

سرگ ۳۶ راون۔ ”اب تو سنہری ہرن بنجا! جسپر روپہری داغ ہوں اور کٹی پر جاکر سیتاجی کے سامنے پھر۔ وہ ضرور اپنے شوہر اور دیور سے کہینگی کہ اسے مجھے پکڑ دو۔ وہ تیرے پیچھے گئے اور میں کٹی سے سیتاجی کو لے اوڑا۔ راون کی یہ باتیں سنکر ماریچ کا منہ فق ہوگیا۔ بہت گھبرایا۔ اپنے سوکھے ہوئے ہونٹ چاٹنے لگا۔ پلک تک نہ جھپک سکیں۔ گویا دم نکل گیا۔ مایوس ہوکر راون کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ راون سے ڈرتا تھا۔ ادھر تمام بن میں مہاراجہ رامچندر کے زور بازو کی دھوم مچی تھی۔ وہ بیچارہ اپنی اور راون دونوں کی خیر مناتا تھا۔

سرگ ۳۷۔۳۸۔۳۹ **ماریچ**۔ ”راجہ! میٹھی میٹھی باتیں کرنیوالے تو بہت ہیں! لیکن بھلائی کی ناگوار باتیں کہنے اور سُننے والے کہاں!!! اول تو۔ تو متلون مزاج۔ دوسرے جاسوس تیرے یہاں نوکر نہیں پھر تجھے مہاراجہ رامچندر کا زور اور نیکوکاری کیسے معلوم ہو۔ وہ تو ایسے جلال والے لوگ ہیں جیسے اندر یا ورن۔ اگر مہاراجہ رامچندر اپنے غصہ کی آگ بھڑکتے سے دنیا بھر سے راکھشسوں کا بیج ناس نہ کردینگے اور جانکی جی تیری تباہی کے لئے نہ پیدا ہوئی ہونگی اور ویدہی کی بدولت تجھپر کوئی آفت نہ آئیگی اور لنکا تجھ جیسا مکار اور بدکار راجہ ہونے پر بھی تیرے اور راکھشسوں سمیت بالکل برباد نہوئی تو پلے میں خوش ہونگا۔ جو راجہ تیری طرح بدکار اور خبطی ہو اور بُرا چیتے وہ صرف خود ہی تباہ نہیں ہوتا بلکہ اپنے خاندان اور راج دونوں کو لے بیٹھتا ہے ویدہی کو لے جانا تیرے بوتے کا نہیں۔ سورج کی کرنوں کی طرح اونکی پاکدامنی اونکی محافظ ہے۔ مہاراجہ رامچندر آگ ہیں۔ تیر کو لپٹ اور خنجر کو ایندھن سمجھو۔ انہیں جانکر نہ گر۔ اونکو تو ملک الموت سمجھنا چاہیے راج پاٹ چھوڑ عیش آرام پر خاک ڈال۔ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو۔ کیوں اونکے پاس چلا ہے۔ تیری رام سے مٹھ بھیڑ ہوئی اور تو مارا پڑا۔ تیری بھلائی کی کہتا ہوں۔ کان دھرکے سُن لے۔ ایکدفعہ اونھوں نے بچپن میں ہی جن دنوں بشوامتر یگیہ کررہے تھے مجھے اپنے تیر سے اوٹھاکر چارسو کوس پرے سمندر میں پھینک دیا تھا۔ بہت جانو اونھوں نے میری جان نہ لی۔ نہیں تو کبھی کا چل بسا ہوتا

اسلئے پھر کہتا ہون کہ اپنے ارادہ سے باز آ۔ پرائی بیوی کو اوڑا لے جانے سے بڑھکر دنیا مین اور
کوئی گناہ نہین ہی۔ تیرے حرم مین تو ہزارون رانیان ہین۔ اونھین سے جی بہلا۔ راکھشسون
کی نسل اپنے خاندان۔ راج ۔ مال دولت کو قایم رکھ۔ نہین تو لنکا کی حویلیان تیرون سے ڈھک
جائینگی۔ آگ لگ لے وٹھیگی۔ اور تمام شہر جلکر خاک سیاہ ہو جائیگا۔ اگر تو اپنی ہی ہٹ پر قایم رہا
تو رشتہ دارون سمیت یاد رکھ یم لوک کو چلا جائیگا۔ مین ڈنڈک بن مین مہاراجہ رامچندر پر ایکدفعہ
اور حملہ کیا ہے۔ میرے ساتھ دو راکھشس اور تھے۔ وہ تو مارے گئے اور مین بمشکل جان بچاکر بھاگا۔
جب سے مین نے یوگ لے لیا ہے اور رشیون کی طرح جنگلون مین بستا ہون۔ مگر مجھے چارون طرف
وہ ہی وہ نظر آتے ہین۔ ڈر کے مارے مرا جاتا ہون۔ اور سوتے مین اوچھل اوچھل پڑتا ہون۔ تب سی
یہہ حال ہو گیا ہے کہ جس لفظ کے شروع مین ر ہو اُسے سنکر مین چونک اُٹھتا ہون۔ مین تیرا ہاتھ
کسیطرح نہین بٹا سکتا"۔

سرگ ۴۰ راون (خفا ہوکر) "جیسے بنجر زمین مین بویا ہوا بیج نہین پھلتا پھولتا۔ تیری اِن باتون کا مجھپر
ذرا اثر نہین۔ مین رام کے مقابلہ سے نہین ڈرتا۔ ایک ناچیز انسان اور وہ بھی نیک چلن نہین۔ دیکھہ
تیرے دیکھتے ویدہی کو چھینے لیتا ہون۔ یہہ میرا پکا ارادہ ہے۔ اور وہ ٹل نہین سکتا۔ یہہ تو تو جب
کہتا کہ مین تجھسے صلاح لیتا۔ مین نے تجھ سے پوچھا ہی نہین کہ یہہ مناسب ہے یا نامناسب۔ عقلمند
صلاح کار کو جو اپنی بہبودی چاہتا ہے اپنے آقا کو دست بستہ رلے دینی چاہئے۔ اور وہ باتین
ہون جو مالک کو بھائین۔ بھلا راجہ بےادبانہ باتین سُننا گوارا کریگا؟ تو شاہی حواب آداب ذرا
نہین جانتا۔ ورنہ مجھے جو تیرا مہمان ہوا ہون اسطرح خطاب نکرتا۔ تجھے میری بھلائی بُرائی سے کیا
کام۔ مین صرف تیری مدد چاہتا ہون۔ بھیس بدل۔ ہرن بن اور جانکی جی کے سامنے ہو کر جب
دور پہونچ جاے تو رامچندر جی کی سی آواز بنا کر سیتا اور لچھمن کا نام لے لے کر چلائیو۔ تاکہ لچھمن جی
بھی ویدہی کو چھوڑ بھائی کی مدد کو چل کھڑے ہون۔ بس میدان خالی پاکر۔ اونھین لے اوڑونگا۔

اتنا کرے۔ جہان تیرے سینگ سمائین چلا جانا۔ اِسکے صلہ مین تجھے اپنا آدھا راج بخشدونگا۔ بس پھر ہم تو دونون جانکی جی کو لے لنکا کو لوٹ چلینگے۔ اور اگر تو میرے حکم کی تعمیل نہین کریگا۔ تو جان سے مارڈالونگا۔ تو اسپر مجبور کیا جائیگا۔ راجہ کی مرضی کے خلاف چلکر بھلا کوئی بھی سکھ چین سے رہا ہے۔ رامچندر کے وہان جانے مین تجھے جان جوکھون تو ضرور ہے۔ مگر جو میرے کہے پر نہ چلا تو اپنی تباہی مین ذرا شک نہ سمجھیو! اِسے سوچ لے۔ اور کروہ جو تیرے جی مین آے!

سرگ ۴۱ جیسا کہ راجون کا قاعدہ ہے۔ راون نے حکم دیا کہ چاہے اُسکی مرضی نہ سہی۔ حکم کی تعمیل ضرور کرے ماریچ ذرا نہ ڈرا اور ڈھیٹ بنکر کہنے لگا۔

ماریچ۔ اونشاچر! کس بے دین نے تجھے یہہ صلاح دی ہے!! اس سے تو تیری سلطنت مشیر دولت اور بال بچے سب کا یچ ناس ہوجائیگا۔ راجہ! ایسا کون بدباطن ہوگا! جو تجھے سکھی دیکھکر خوش نہو۔ یہہ کون ذات شریف ہین جنھون نے تمھارے ہی وسایل حصول مقاصد کی آڑ مین تمھین تمھاری موت کا راستہ بتا دیا ہے۔ ضرور تمھارے کمزور دشمن چاہتے ہونگے کہ تمھین ایک زوردار شخص سے لڑاکر تباہ کرادین۔ تجھے یہہ کس کمظرف۔ بدخواہ نے صلاح دی ہے۔ وہ یہہ ہی چاہتے ہونگے کہ تو اپنے ہاتھون اپنے پیرون مین کلھاڑی مارے۔ راون! اپنے مشیرون کو تباہ نکر۔ گو مین تو وہ اِسی قابل۔ کیونکہ اونھون نے تجھے بُری راہ چلنے سے ذرا نہ روکا۔ عقیل مشیر تو راجہ کو جو اپنی بوالہوسی اور نفس پرستی کی بدولت بدچلنی اختیار کرے ہمیشہ اُس سے باز رکھتے ہین۔ مگر تیری اونھون نے ذرا پرواہ نہ کی۔ اونھین تو چاہئے تھا کہ جیسے بنتا تجھے روکتے۔ اے فتاحون مین منتخب! اُورات کو چک پھیریان کرنیوالے! وزیرون کو تو راجہ کی ہی نوازش سے بھلائی۔ دولت۔ مُنھ مانگی مراد اور شہرت ملتی ہے۔ پر جب اونکی نمک حلالی کا یہہ حال ہو تو یہہ باتین کہان۔ راجہ مین یہہ تمیز نہون تو رعیت کو مصیبتین جھیلنی پڑتی ہین۔ رعایا کو راجہ کی حفاظت کرنی چاہئے۔ وہ نیکی اور شہرت کی جڑ ہے۔ متکبر۔ بےرحم راجہ جو رعایا کے خلاف کاروائی کرے

سلطنت کا انتظام کبھی نہین کرسکتا - اناڑی گاڑیبان سے کھاڑ کھنڈون مین کو ہانکی ہوئی گاڑی
کی طرح بُرا مشورہ دینے والے وزیر تباہ ہو جاتے ہین - دنیا مین ہمیشہ دھرم کے کام کرنے والے بہت
نیک لوگ اپنے رشتہ دارون سمیت دوسرون کی حماقت کی بدولت تباہ ہوگئے ہین - راون
اسمین ذرا شک نہین - اپنی رعیت کے خلاف کرنیوالے - تُندمزاج راجہ کی فرمانروائی مین جیسے کہ
گیدڑ کی حفاظت مین ہرن ہو - رعایا کو پھلنے پھولنے کی امید کبھی نہین ہوسکتی - بیوقوف - بے رحم
اور خواہشات مین پھنسے راون تمام راکھشس جنکا تو مالک ہے تباہ ہونگے - اسمین ذرا شک
نہین - مجھپر کیا ایک کوئی آفت آئے تو اُسکا کچھ غم نہین - مگر رنج تو یہہ ہے کہ تو اور تیری سپاہ
دونون بیوقت تباہ ہوا چاہتے ہین - رامچندر مجھے ٹھکانے لگاکر تیرا ستیاناس کردینگے - لڑائی
مین دشمن کے ہاتھون مارا جانے مین مین خوش یہہ تو تم جانتے ہی ہو کہ مین نے رامچندر جی
کو دیکھا اور مین بھاگا - اور تم سیتاجی کو لیجاؤ گے - بس تمہارا اور تمہارے بھائی بندون کا وقت
آگیا ہے !! اگر تم اور مین دونون سیتاجی کو لیگئے تو بین - تم - لنکا اور راکھشس ایک تو بچیگا نہین
راون مین تجھے روکتا ہون ! کیا تو اب بھی میری بات نہ مانیگا !! مین تو تیرا بہی خواہ ہون -
جنکی موت ہی آچکی ہے اور عمر پوری ہوگئی وہ دوستون کی بات نہین مانا کرتے"!
سرگ ۴۲ ماریچ کہتے تو یہہ جلی کٹی باتین کہہ گیا - پر جی مین راون سے بہت ڈرا - اور ساتھ چلنے پر راضی ہوگیا
راون بڑا خوش ہوا -

باب ساتوان

جانکی ہرن

دونون ہوا مین چلنے والے رتھ پر بیٹھ چلدیے - نئے نئے شہر - جنگلون اور پہاڑون کو دیکھتے
ڈنڈک بن مین پہونچے - راون نے تاڑ کے پیڑون مین بنی مہاراجہ رامچندر کی کُٹی ماریچ کو دکھائی

اُوسنے جھٹ ہرن کا بھیس بھرا - اوسکے سینگون کی نوکین ایسی تھین جیسے بڑھیا ہیرا
چہرہ کہین سفید کہین کالا - مُنھ جیسے لال کنول - کان دو نیلے کنول تھے - گردن ذرا اوٹھی
ہوئی - پیٹ کو دیکھو بالکل نیلم - کوکھین مُدھک کا پھول معلوم ہوتی تھین - رنگ کنول کے زیرہ
جیسا - کھُر ایسے تھے جیسے بیدُ بج (ایک سیاہ جواہر) جانگ پتلی - اعضا مضبوط - دُم مین
قوس قزح کے سے رنگ - اوپر کو اوٹھی ہوئی - رنگ ہلکا - خوشگوار اور طرح طرح کے جواہرات جڑے
تھے - اُس سے تمام جنگل جگمگا اوٹھا - وہ سبزہ زار پر پھر رہا تھا - سارے بدن پر ہزارون روپہری
بوندکیان - دوب اور پودون کی کونپلین چرتا جاتا تھا - کبھی کیلے کے پیڑون مین - کبھی کرنکار
کے بن مین - کبھی سیتا جی کے سامنے - یہہ سُنہری کمر والا ہرن ہولے ہولے کُٹی کے گرد گھوم
رہا تھا - کبھی چل پڑا - کبھی ٹھیر گیا - کبھی چوکڑی بھرنے لگا - بعض دفعہ زمین پر لیٹ جاتا تھا -
کبھی اور ہرنون کی ڈار مین ملکر کُٹی کے دروازہ تک ہی پہونچ جاتا - سیتا جی کو دیکھنے لگتا - اُسوقت
حسین متوالی آنکھون والی ویدیہی کرنکار کے کُنجون اور آم کے پیڑون مین سے پھول توڑ رہی
تھین - وہ اُسے دیکھکر تعجب کرنے لگین - ایسا ہرن تو اونھون نے کبھی دیکھا ہی نتھا -
سرگ ۴۳ اونھون نے مہاراجہ رامچندر اور لچھمن جی دونون کو پُکار کر کہا - کہ اُسے جیسے بنے پکڑ لین -
لچھمن جی "یہہ جادوگری ہے ! ہرن معلوم نہین ہوتا - ماریچ بہت رشیون کو اِسی
طرح بھیس بدل بدل کر بن مین کھا گیا ہے - ہونہو یہہ وُہی ہے"
مہاراجہ رامچندر "پھر تو اُسے ضرور ہی ٹھکانے لگانا چاہیے - تم ہتیار لگا کر ویدیہی کی
حفاظت کرو - مین اِسے ابھی لایا - جبتک مین نہ آؤن تم - جٹایو - دونون جانکی جی کے پاس
ہی رہنا -
سرگ ۴۴ اُنھین آتا دیکھکر ماریچ وہان سے کھسکا - کبھی نگاہ سے اوجھل ہو جاتا تھا - کبھی سامنے آجاتا تھا
کبھی بھاگنے لگتا - اور مُڑ مُڑ کر پیچھے دیکھتا جاتا تھا - کبھی دور کبھی پاس - مہاراجہ رامچندر اُسکا

پیچھا کیئے جاتے تھے - کٹی سے دور نکل گئے - اونھین اوسنے تھکا مارا - بیچارے ہلکان ہو گئے سبز گھاس پر لیٹ کر ستانے لگے - ہرن پھر نظر پڑا - یہہ اوٹھکر پیچھے دوڑے کہ کہین اُنکے ہاتھ سے نکل جاے - وہ پھر غایب - اور ذرا دیر بعد ایک درخت کی آڑ مین پھر دکھائی دیا - اونھون نے دیکھا کہ یہہ جیتا ہاتھ نہ آئیگا - اور ٹھان لی کہ مارو - کمان مین تیر رکھکر کھینچا - نشانہ تاک کر مارا اور اُسکی چھاتی کو چھید ڈالا - وہ زور سے تڑپا اور گر پڑا - ہرن کا بھیس جاتا رہا اور وہی ماریچ کا ماریچ! جی مین سوچا کہ مرتے تو ہین ہی - راون کی مراد تو پوری ہو جائے - بس مہاراجہ رامچندر کی سی آواز بنا کر دردناک لہجہ سے چلایا - ہاے سیتا! ہاے لچھمن!! جب یہہ گل کھلا - تو مہاراج کو لچھمن جی کی بات یاد آئی اُسے خون مین لتھڑا - زمین پر تڑپتا چھوڑ کر - ایک اور ہرن کو مار اُسکا گوشت لے کٹی کو لوٹے - دل مین کہتے جاتے تھے کہ لچھمن کا کہنا ہی سچ نکلا - اسکے بُری طرح چلّانے پر پرمیشور جانے وہ کیا کر بیٹھینگے -

رامچندر جی کی سی آواز سنکر سیتا جی کا ماتھا ٹھنکا - وہ گھبرا کر لچھمن جی سے بولین سرگ ۴۵

ویدیہی - جاو! دیکھو تو تمھارے بھائی پر کیا گذری!! وہ درد سے چلّا رہے ہین - یہہ سنکر میری تو جیسے جان نکل گئی - لپک کے جاؤ اور اونکا ہاتھ بٹاؤ - دیکھو تو وہ ایسے کیون چلّا رہے ہین - جیسے شیر بجار کو پچھاڑے - ایسے ہی راکھشسون نے تو اونھین بے قابو نہین کیا ہی سیتا جی کے کہنے پر بھی لچھمن جی وہان سے نہ ٹلے - کیونکہ مہاراجہ کا حکم تھا - یہہ دیکھکر وہ بہت بیچین ہوئین اور مایوس ہو کر کہنے لگین -

سیتا جی - او لچھمن! بھائی کے جامہ مین تو رامچندر کا دشمن ہے!! اُنکی یہہ بُری حالت ہو! اور تو مدد کو نہ پہونچے - کیا یہہ مرضی ہے - کہ رامچندر کو مروا کر مجھپر نظر ڈالے - اسمین ذرا شک نہین کہ تونے جو ایسے مین اونکا ہاتھ نہین بٹایا - مجھے بدنگاہ سے دیکھنا چاہتا ہے - اسی سبب تینے اونکا مرنا چیتا ہے - تجھے اونکی خاک محبت نہین - اسی لئے بے فکرون کی طرح بیٹھا ہی

جنکے ساتھ تم اس بن مین آئے تھے جب اونکے گاڑھے وقت مین آڑے نہ آئے تو میرا جینا مرنا تو برابر ہے!!"

یہہ کہکر جانکی جی آنکھوں مین آنسون بھر لائین۔

لچھمن جی "ویدیہی! دیوتا۔ دانو۔ گندھرب۔ راکشس۔ اسُر۔ پنگ۔ ایسا کوئی بھی نہین جو تمھارے پتی (شوہر) کو ہرائے۔ اسمین کلام ہی نہین۔ کرمہ! انمین سے کسیکی مجال نہین جو اونکے مقابلہ پر آئے۔ وہ تو لڑائی مین اندر کی برابر ہین۔ اون سے کون لڑ سکتا ہے بھلا! اسلئے تمھین ایسا نہین کہنا چاہیے تھا۔ مین تمھین یہان اکیلا نہین چھوڑ سکتا اندر جیسے طاقتور سے طاقتور بہادر اپنا سارا زور لگاکر بھی اونھین نہین جیت سکتے۔ پرماتما بھی تمام دیوتا اور ترلوکی (تینون طبق) کو لیکر اونھین نہین فتح کر سکتا اسلئے گھبراؤ نہین اور رنج و غم جانے دو۔ وہ اُسے مارکر آتے ہی ہونگے۔ اونکی آواز بھی نہین۔ نہ کسی دیوتا کی ہی! یہہ ماریچ کی جادوگری ہے اور کچھ نہین!!۔ پاکذات مہاراجہ رامچند تمھین مجھے سونپ گئے ہین۔ اکیلا چھوڑ جانیکی مین جرأت نہین کرسکتا۔ ہم لوگون نے ان راکشسون کو اپنا دشمن بنالیا ہمنے کھر کو جو مار ڈالا ہے اور جن استھان کو اُجاڑ دیا اسلئے اس بڑے بھاری جنگل مین راکشس ہمین اکثر بُرا بھلا کہتے ہین! اے ویدیہی! نیک لوگون کو نقصان پہونچانا تو اونکی دل لگی ہے اسلئے تم ذرا نہ گھبراؤ۔"

یہہ سنکر جانکی جی کی آنکھین غصہ سے لال ہوگئین۔

ویدیہی "او بے رحم!! اپنی نسل کے ٹانیولے!! یہہ سراسر تمھارے لئے بے غرتی ہے کہ تم میری حفاظت کیا چاہتا ہو مین تو جانون تم خوش ہوے ہوگے کہ اون پر ایسی مصیبت پڑی! نہین تو تم بھلا دیکھتے رہتے اور باتین بناتے! اسمین تعجب ہی کیا ہے!! تمھارے دل مین بدی ہے! تم منافق ہو! اور سنگدل دشمن ہو! بیشک تم بدچلن دیو ہو! رامچندر بن مین آئے

اور میرے پیچھے بن اکیلے تم اونکے ساتھ ہوے یا بھرت جی نے تمھیں اس کام پر تعینات کیا ہے لیکن منھ دھو رکھو۔ کنول نین ملیح رنگ مہاراجہ رامچندر کی خاوند کی طرح خدمت کرکے۔ اور شخص کو مین کبھی اسطرح چاہونگی ؟ مین تمھارے سامنے دم توڑتی ہون ! بلا اونکے مین لحظہ بھی دنیا مین نہ جیونگی ؛؛

سیتا جی کی یہہ جلی کٹی باتین سنکر جنسے ہر ایک کے رونگٹے کھڑے ہو جائین ضابط لچھمن جی نے ہاتھ جوڑکر کہا۔

لچھمن جی ،، تم تو میری دیوی ہو ! تمھین جواب نہین دیسکتا۔ تمنے جو کچھ کہا عورت ذات کے لیے یہہ کوئی نئی بات نہین ہے۔ دنیا کی عورتون کی عادت ہی یہہ ٹھہری عورتین قدرتاً ضدی ، او چھچھوری ہوتی ہین۔ مذہب کی باتین اونھین آتی ہی نہین۔ وہ تو باپ بیٹے مین لڑائی کرادیتی ہین۔ او ویدیہی ! اے جنک مہاراج کی بیٹی !! سچ تو یہہ ہے کہ مین تمھاری ان باتون کو نظر انداز نہین کرسکتا۔ گرم تیر کی طرح اونھون نے میرے کانون کو چھید ڈالا ہے۔ مگر اس بن کی پھرنے والی دیویان میری گواہ ہین ! اونھون نے تمھاری یہہ سب باتین سنی ہونگی۔ مین نے تم سے واجبی بات کہی تھی۔ اور تمنے یہہ صلواتین سنائین !! مین ٹھیرا اپنے بزرگون کا حکم ماننے والا۔ تم پر لعنت ہے ! عورت ذات ہو ! مجھپر شبہ کرنے لگین۔ بس اب تباہ ہوئین۔ اے انتخاب جسینان لو مین مہاراج پاس جاتا ہون۔ ایشور کرے تم اچھی خیر سے رہو۔ او بڑی بڑی آنکھون والی ! مجھے بُرے بُرے شگون ہوتے ہین۔ بن کی دیویان کہین تیری حفاظت کرین ! جب مین رام کے ساتھ لوٹکر آؤن تو تمھارے درشن کہین پر ہون !؛؛

جانکی جی نے لچھمن جی کے ان لفظون کا روتے روتے یہہ جواب دیا۔ وہ آنسون مین نہائی ہوئی تھین۔

جانکی جی "اوتچھمن! اگر مہاراج نہ ملے تو مین زہر کھاؤن گی۔ جلتی آگ مین کود پڑونگی گوداوری مین ڈوب مرونگی۔ پھانسی پاکر اس قالب کو چھوڑ دونگی یا کہین اونچے سے کود پڑونگی۔ رام کو چھوڑکر اور کو دل دون یہہ مجھسے کدھی نہوگا!"

وہ رنج مین ڈوبی تھین۔ تڑپنے لگین۔ یہہ سمجھاتے بجھاتے رہے۔ پھر ہاتھ جوڑکر انھین ڈنڈوت کی اور مہاراج کے چلے پیچھے بھی پھرکر انھین دیکھتے جاتے تھے۔

سرگ ۴۶ ادھر میدان خالی پاکر راون فقیر کا بھیس بنائے جانکی جی کے پاس آیا وہ ملایم ریشمی لباس پہنے تھا۔ سر پر جٹا بندھی ہوئین۔ چھتری لگائے۔ کھڑاؤن پہنے۔ بائین کاندھے پر ایک ڈنڈا[1] اور کمنڈل رکھے۔ جیسے سچ مچ کے رمتے سادھو ہون۔ بانس کی تر ڈنڈی ہاتھ مین۔ راون اس سج دھج سے ویدہی کے پاس پہونچا۔ اوسوقت دونون بھائیون مین سے وہان کوئی بھی نتھا۔ نوجوان اور پارسا۔ راجکماری وہان ایسے معلوم ہوتی تھین "جیسے سر شام کا وقت" جب سورج اور چاند دونون نہون گویا روہنی کو جیسے چاند نے چھوڑ دیا بہت بھیانک راہو دیکھ رہا ہو۔ اوس ڈراونے بدکار کو دیکھکر جن استھان کے پیڑ ہلنے سے رک گئے۔ اور ہوا چلنے سے بند ہوگئی۔ خون جیسے سرخ آنکھون سے راون کو سیتا جی کی طرف گھورتے دیکھکر۔ زور سے بہنے والی گوداوری کا پانی ڈر کے مارے ہوے ہوے بہنے لگا۔ وہ جاکر ویدہی کے روبرو کھڑا ہوگیا۔ اونکے ہونٹھ اور دانت بہت ہی آبدار تھے۔ چہرہ جیسے پورنماشی کا چاند۔ آنکھین کنول کے پھول کی پنکھڑیان وہ زرد ریشمی لباس پہنے تھین۔ چھائی ہوئی کٹی مین بیٹھی ہوئین اپنے رنج مین تھین اور آنسون مین نہائی ہوئین۔ راون

۱۔ ہاتھ کی ایک موٹی لکڑی پر گز بھر کا ایک آڑا ڈنڈا لگا ہوتا ہے جسپر فقرا اکثر جھک کر سہارا لے لیا کرتے ہین۔ وہ تر ڈنڈی کہلاتی ہے۔

اونھین دیکھتے ہی نفس امارہ کے تیر سے زخمی ہوگیا تینون طبق مین حسن مین لاجواب اور اپنے
جسم کی عمدگی مین لکشمی جی سے مشابہ جانکی جی کی بہت سی تعریف کی حسب نسب او
اوس راکشسون سے بھرے ڈراونے بن مین آنکلنے کا سبب پوچھا ویدیہی نے براہمن
جانکر بڑی آؤ بھگت کی - بیٹھنے کو دیا - ہاتھ پیر دھولائے اور کہا -

"بھوجن کے لیئے چاول حاضر ہین"

پر اوسکے جی مین تو یہہ ادھیڑ بن تھی کہ جیسے بنے اونھین اوڑا لیجائے اور جانکی جی اپنے
دل مین کہہ رہی تھین کہ مہاراج کہین جلد آئین - ہر طرف جھانک کر دیکھا مگر چٹیل خاکی میدان
کے سوائے اور کچھ دکھائی ندیا - نہ رامچندر مہاراج تھے نہ لچھمن جی !

اب جی مین ڈرین - براہمن کا سوال - یہہ جواب ندین - وہ بگڑا و ٹھے اور بد دعا دے
تو کیسے ٹھیرے ! قہر درویش بجان درویش - اونھون نے ساری اپ بیتی کہہ سنائی اح
بر سبیل تذکرہ بیان کیا کہ اونھین اکشواکو راج کے محلات مین رہتے بارہ ہی سال ہوے تھے
اور تیرھوان برس لگتے ہی یہہ مصیبت پڑی اون دنون مہاراجہ رامچندر پچیس ۲۵ برس کے تھے -
اور وہ خود اٹھارہ ۱۸ برس کی - اونھون نے راون سے التجا کی کہ ذرا دم لین - رامچندر جی کو
آلینے دین - وہ ون کے بہت سے اچھے اچھے پھل - اور شکار کرکے ہرن - سور - اور گوسمپ
Gosamp لاتے ہونگے - جب تک وہ اپنا ہی حال سنائین -

راون " مین راون ہون ! راکشسون کا راجہ !! جس سے دیوتا - اسر - اور آدمی
سب ڈرتے ہین !!! او بے داغ حسینہ ! تیرے سنہری رنگ اور ریشمی لباس کو
دیکھکر اپنی ساری رانیون سے میرا دل پھر گیا - مین جگہہ جگہہ سے حسین عورتین لایا ہون - تم
اونکی پٹ رانی بنجاؤ ؟ سمندر کے بیچون بیچ جسے اوسنے چارون طرف سے گھیر رکھا ہے -
ایک پہاڑی کی چوٹی پر بڑا شہر لنکا میرا دار الحکومت ہے وہان تم میرے ساتھ باغون

سرگ ۴۷

کی سیر کیا کرنا - اس جنگل مین پڑے رہنے سے بچو گی - میری رانی بنی تو قسم قسم کے زیور پہنے -
پانچہزار لونڈیان تمھاری خدمت کیا کرینگی "
یہہ سنتے ہی جانکی جی خفا ہو کر پاس سے چلدین -

جانکی مہارانی " مین تو مہاراجہ رامچندر کی خدمت مین ہون - جنھین بڑے پہاڑ کی طرح کوئی جگہہ سے نہین ہلا سکتا - نہ وسیع سمندر کی طرح اونکا متلاطم کرنا کسی کے بوتے کا ہے !! جنکا مہیندر جیسا جلال ہے - مین نامور اور راستباز مبارک خط وخال والے انجیر کے درخت سے مشابہ مہاراجہ رامچندر سے منسوب ہون - سمجھے ! آدمیون مین شیر - طاقتور بازو والا - جسکا سینہ چوڑا ہے اور شیر ببر کی طرح جھوم کر چلتا ہے - وہ میرا مالک ہے ! اپنے حواس پر قادر - جنکا منھ ایسا ہے جیسا چاند - دنیا بھر مین مشہور - مہاراج ! مین اونکی رانی ہون ! ایک تیندوا شیرنی چاہے !! اے تیری قدرت !!! سورج کی کرنون کی طرح تم مجھے چھو نہین سکتے - او بدنصیب راکشس ! تو جو رگھوبر کی پیاری کو اوڑا لیجانا چاہتا ہے ضرور تجھے یہہ درخت بھی سونے کے معلوم ہوتے ہونگے - کیا ہرنون کے دشمن شیر ببر کے دانت اوکھاڑنا چاہتے ہو ! یا یہہ ارادہ ہے کہ سانپ کی ڈاڑھ نکال لو - مہیندر پہاڑ کو پکڑنے کی جی مین ہے کیا ؟ زہر پی کر مزے سے چل پھر بھی سکتے ہو ! کیل سے آنکھ کھجانے کا قصد ہے - یا استرہ کو جیب سے چاٹوگے - گلے مین تو تمھارے بھاری پتھر بندھا ہوا ہے - اور سمندر کو پار کیا چاہو - سورج اور چاند تک جا پہونچو - کپڑے کی ایک پٹی سے بھڑکتی ہوئی آگ کو ڈھکو - لوہے کی میخون پر چلنے کی ٹھانے ہو - مہاراجہ رامچندر کی پیاری کو پانا بس ایسا ہی ہے - شیر اور گیدڑ - سمندر اور نالہ - آب حیات اور لپسی - سونا اور لوہا - صندل اور کیچ - ہاتھی اور بلّی - کوا اور گرڑ - مور اور ردی کی - بطا اور گدھ - جو انکو باہم نسبت ہے وہی تمھین رگھونندن سے ہے - اگر تم مجھے چورا لیجاؤگے تو تیرانداز مہاراج

بغیر جنمین اندر جیسا زور ہے۔ مچھر کی طرح جسنے گھی پی لیا ہے مین کدھی جیتی نہ بچونگی"
رات کی چک پھیریان لگانے والے بدکار سے اتنا کہکر بھولی بھالی سیتاجی ایسے
کانپ اوٹھین جیسے کیلے کا پیڑ ہوا سے ہلتا ہو۔

سرگ ۴۰ راون (خفا ہوکر) اے پری چہر! مین لکشمی پتی کا سوتیلا بھائی ہون۔ جسکے دس
سر ہین۔ تم سلامت رہو! دیوتا وغیرہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہین۔ جیسے آدمی موت سے۔
اور میری دہشت کے مارے ادھر اودھر کھسک جاتے ہین۔ سوتیلے بھائی سے ایک بات پر
ان بن ہوگئی میں نے اوسے شکست دی۔ اسپر وہ لنکا کو چھوڑ کر چلدیا اور سب سے بڑے
پہاڑ کیلاش پر جا رہا۔ مین نے اوسکا پسپک Pushpak رتھ بھی چھین لیا
تم اوسپر چڑھکر ہوائی راہ سے چلنا میتھلی! جب مجھے غصہ اتا ہے تو اندر اور دیوتا
ڈر کے مارے مجھے دیکھتے ہی بھاگ جاتے ہین۔ جہان کہین مین ہون ہوا اعتدال سے چلتی ہے
اور سورج مارے ڈر کے آسمان مین ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا چاند۔ اور کیا کہون۔ میرے
ساتھ درختون کے پتے نہین کھڑکھڑاتے۔ دریا کی لہرین بند ہوجاتی ہین۔ میری خوبصورت
راجدھانی لنکا سمندر پار بستی ہے۔ جیسے اندر کی امراوتی۔ اوسکے چارون طرف پیلی
فصیل ہے۔ گرد ہیبت ناک راکشس پہرہ دیتے ہین۔ جواہرات سے جڑے محرابون
کے پھاٹک ہین۔ اور اونمین سنہری کمرے۔ ہاتھی۔ گھوڑے اور رتھ وہان بہت سے
ہین۔ ساری بستی ہمیشہ تورئیون کی آواز سے گونجا کرتی ہے۔ باغون نے اوسکی رونق
کو اور بھی دوبالا کردیا ہے۔ جنمین قسم قسم کے درخت ہین۔ جیسا چاہو پھل لے لو۔ سیتا!
مین اور تم وہان رہینگے۔ اے فراخ دل مہ جبین! اس دنیا کی عورتون کا خیال ہی
چھوڑ دو۔ خوشرو نازنین! تم یہہ سب چیزین پاکر جنھین لوگ بھوگا کرتے ہین۔ رامچندر
کو کبھی یاد نکرنا۔ ایک بے حقیقت آدمی! دسرتھ نے اپنے پیارے بچے کو تو گدی پر بٹھادیا

اور مکر ذریب سے بڑے لڑکے کو دیس نکالا دیدیا - اے بڑی بڑی آنکھون والی بدنصیب سادھو رام سے کیا لوگی - وہ تو گدی سے اوتار دیا گیا ہے - مین راکشسون کی ساری دنیا کا راجہ ہون - کام کے تیر سے بیچین ہوکر تمھارے پاس آیا ہون - یون میرے پاس ہو کر نکل جاؤ یہہ تمھین کب زیبا ہے - اے ڈرپوک نازنین ! اگر تو میری طرف متوجہ نہوگی تو یاد رکھنا ایسے پچھتاؤگی جیسے پوروا کو ٹھکرا کر اوروشی پچھتائے تھے - رام ایک انسان ہے اور لڑائی مین میری ایک اونگلی کی برابر بھی نہین - پر تیرے نصیب اچھے تھے کہ مین تیرے پاس آیا اے خوبرو عورت ! اب تو میری ہی ہوجا"

اوس سنسان جنگل مین راون کی یہہ باتین سنکر غصہ مین بھری ویدیہی جنکی آنکھین خون جیسے لال تھین تیکھی ہوکر کہنے لگین -

ویدیہی "کوویر کو اپنا بھائی بتاکر جسے سارے دیوتا پوجتے ہین تو ایسا خراب کام کیا چاہتا ہے - او راون ! سارے راکشس جنکا راجہ تجھسا بیوقوف بدخلق اور شہوت پرست ہو مارے جائینگے - اندر مہاراج کی رانی شچی کو اوڑا کر تو کوئی زمین پر سانس لے بھی سکتا ہے لیکن مہاراجہ رامچندر کی رانی کو لیکر کوئی بھی سکھ چین سے نہین رہ سکتا ! اور اے راکشس ! اندرانی کی گستاخی کرکے چاہے کوئی دنیا مین رہ جائے پر میری توہین کرکے موت کے ہاتھون کوئی نہین بچ سکتا - چاہے وہ امرت ہی کیون نہ پی لے"

سرگ ۴۹ راون "(ہاتھ ملکر) مین تو جانون تم دیوانی ہوگئی ہو ! جانتی ہو مجھ مین زور کتنا ہے ؟ آسمان مین ٹھہرا رہون اور زمین کو ہاتھ سے اونچا اوٹھا لون ! سمندر کے سمندر کو پی جاؤن - موت لڑنے آئے تو میرے ہاتھون وہ بھی جیتی نہ بچے ! اپنے تیز تیرون سے سورج کو چھید سکتا ہون اور زمین کے کاٹکر ٹکڑے ٹکڑے کردون ! اپنے حسن پر کیا بھولی ہو میری طرف دیکھو ! مین جادوگر بھی ہون !!"

یہہ کہکر اوسکی پیلی پیلی آنکھین غصہ کے مارے خون جیسے سرخ ہوگئین اور بھڑکتی ہوئی آگ کی طرح جلنے لگین - اوسنے بہروپ چھوڑدیا اور جھٹ اپنی ڈراونی شکل لے لی - جیسے ملک الموت ہو بہت پیچ وتاب کہائے - اوسکے جون کے تون دس سر اور بیس بازو ہوگئے - آنکھین خونی تھین - اور وہ ایسا بھلا معلوم ہوتا تھا جیسا نیلا بادل - سنہری پوشاک پہنے تھا جوگی کا بھیس چھوڑ چھاڑ اپنا بدن پھولالیا - اور خونی رنگ کے کپڑے پہنے حسین عورتون کے جواہر متھلی کو گھورتا رہا -

راون " او حسین عورت ! جو تجھے ایسا خاوند چاہیے جو دنیا بھر مین مشہور ہو تو میری ہوکرہ ! تیرے لایق مین ہی ہون !! بھلا ! ہمیشہ میری خدمت کرنا - مجھ جیسا شوہر دیکھنا لوگ تعریف کیا کرینگے - تمہاری مرضی کے خلاف چلون ! کیا مجال !! آدمی کی محبت چھوڑو اور مجھے دل دو ! باولی لڑکی ! تجھپر تو عالم بھی ریجھ جائینگے ! نہین معلوم رام مین تینے کیا بات دیکھی جو اوسے چاہنے لگی - ایک گنتی کے دن جینے والا جسے گدی چھین لی گئی اور اوسکی ساری آرزوئین خاک مین مل گئین - اور وہ بدباطن اپنی عورت کے کہنے سننے سے راج پاٹ اور چچیرے بھائیون کو چھوڑ یہان بن مین آرہا ہے - جو جیٹھو جانورون کا گھر ٹھیرا "

راون اتنا کہہ سیتاجی کے پاس کو آیا - اور انکو اسطرح پکڑ لیا جیسے آسمان مین بدھ روہنی کو وہ بائین ہاتھ سے تو انکے بال پکڑے رہا جنکی آنکھین ایسی تھین جیسے کنول کے پھول کی پنکھڑی اور دائین سے گود مین اوٹھالیا - تیز دانت - قوی بازو پہاڑ کی چوٹی جیسا - ہو بہو موت کی شکل - جنگل کی دیوی اوسے دیکھکر ڈر گئین - اور ادہر اودھر بھاگ گئین - جھٹ سے راون کا کھڑکھڑاتا ہوا رتھ آموجود ہوا - اسپر سنہری کام تھا - گدھے جتے تھے - راون برا بھلا کہتا جاتا تھا - ویدیہی کو سستی کاٹتی جاتی تھین - اسنے انھین اٹھا زبردستی رتھ مین

بٹھا لیا اور خود بھی اوسمین چڑھ بیٹھ جا وہ جا۔

پاکدامن جانکی جی زور سے چیخین مارتی جاتی تھین۔ مہاراجہ رامچندر کو بہتیر اپکارا۔ مگر وہ کہان وہ تو بن مین جانے کہان سے کہان پہونچے۔ شہوت مین چور راون پتنگ کی استری کی طرح اُنھین لیکر اوپر کو اوڑا۔ جانکی جی تو اوسکی طرف ملتفت تہین ہی نہین۔ چھوٹنے کی بہت کوشش کی مگر ایک پیش نہ چلی۔

ویدیہی "ہاے! ہمیشہ اپنے بزرگون کے اطمینان کے لایق انتظام کرنیوالے طاقتور لکشمن! کیا تجھے خبر نہین کہ مجھے جب مرضی مین آئے روپ بدلنے والے ایک راکشس نے چرا لیا ہے! اے راگھو! نکوکاری کے لئے تمنے اپنے تن۔ من (مسرت) دہن سب کو تج دیا تم نہین دیکھتے؟ کہ مجھے ایک زور آور شریر لئے جاتا ہے۔ اور دشمنون کو مطیع کرنیوالے تینے ہمیشہ سرکشون کو نیچا دکھایا اب ایسے بدکار راکشس کو سزا کیون نہین دیتا؟ بدچلنون کو انکے اعمال کی سزا فوراً نہین ملتی۔ جیسے کہ اناج کے پکنے مین بھی دن لگتے ہین (راون سے) اس برے کام سے جو تونے کیا ہے۔ جو ہین وقت آیا۔ تیری عقل ماری جائیگی۔ رام کے ہاتھون تجھپر سخت آفت آئیگی اور وہ تیرا کام تمام کر دینگے۔ ہاے! نیک چلن اور عالم مین مشہور رام کی مین پاکدامن رانی ہون! اور مجھی چورا لیا ہے۔ کیکئی اور اور رشتہ دارون نے اب تو منھ مانگی مراد پائی!! جن استھان! اور پھولی ہوئی کرنیکا تم رام سے ضرور ضرور کہہ دیجیو کہ سیتا کو راون چرا لیگیا ہے۔ ہنس اور سارس جسکی دھار امین کلیلین کر رہے ہین ایسی اد گوداوری مین تجھ سے التجا کرتی ہون کہ میرے راون کے چرا لیجانے کا حال رام سے کہہ دینا! اس جنگل کی بسنے والی دیوی اور بہت سے پیڑون کو ڈنڈوت کرکے مین کہتی ہون کہ میرے مالک کو سب بات بتا دینا۔ سارے ہرن۔ پرند اور اور جانور جو اس جنگل مین رہتے ہین کہین مجھے بچا لین اور ایشر کے واسطے وہ سب رام سے اُنکی چاہتی پیاری کے اوڑائے جانیکا حال کہدین کہ سیتا جب

بے بس ہوگئی تو راون اُسے اوڑا لیگیا - اگر مجھے ملک الموت (یم) بھی لیجائیگا اور رام کو خبر ہوجائیگی تو وہ اپنا زور بازو دکھاکر مجھے لے ہی آئینگے اسمین ذرا شک نہین ہے ''

باب آٹھوان

جٹایو

غم کی کشمکش مین مبتلا بڑی بڑی آنکھون والی نے اسطرح ہچکیان بھر بھر کر دردناک آواز سے روتے دھوتے گدھون کے راجا جٹایو کو ایک درخت پر بیٹھے دیکھا - اوسے دیکھکر راون کے بس مین خوف زدہ جنک کی بیٹی چلّا چلّا کر رو اوٹھی -

ویدیہی '' (دلگیر لہجہ مین) اے تعریف کے لایق جٹایو! تو دیکھتا ہے ؟ کہ یہہ بدکار راکشسون کا راجا مجھے کس بیرحمی سے لئے جاتا ہے! گویا مین ایک رانڈ بیوہ ہون - تو اس طاقتور نڈر اور بے رحم فتوحات کے تمغے لٹکائے ہوئے ہاتھ مین خنجر لئے رات کے گشت کرنیوالے کو روک نہین سکتا مگر رام اور لکشمن سے میرے لیجانے کا سارا حال اول سے آخر تک تو کہہ دیجیو ''

سرگ ۵۰ ویدیہی کی آواز سنکر جٹایو کی جو پڑا سوتا تھا آنکھ کھُل گئی - اوسنے راون اور جانکی جی دونون کو دیکھا اور پہاڑی کی چوٹی جیسے بڑی چونچ رکھنے والا پرندون کا راجہ درخت پر سنبھل بیٹھا -

جٹایو '' (ملامیت سے) اے دس سر والے بھائی! مین پوران اور سچی باتون سے واقف ہون اور مذہب پر قایم - میری آنکھون دیکھتے تجھے ایسا بُرا کام کبھی نکرنا چاہیے - مین جٹایو ہون! پرندون کا طاقتور راجا!! راجا دسرتھ کے بیٹے مہاراجہ رامچندر مہندر اور ورن کی طرح تمام انسانون کے مالک ہین - وہ ہمیشہ سب لوگون کی خیر خواہی مین لگے رہتے ہین - نہایت حسین اور دُور دُور مشہور - یہہ جانکی جی جنھین تو اوڑا لیجانا چاہتا ہے اونکی بیاہتا بیوی ہین - پرجا کے پالن مین لگے رہو اور خود راجا ہوکر دوسرے کی جورو کو

چوری سے کیسے اڑا لئے لئے جاتے ہو؟ او بہت طاقتور! تجھکو تو اُلٹی راجون کی زنیون کی حفاظت کرنی چاہیئے دوسرے کی بیوی پر جور و جفا کرنے کی اپنی کمینہ خواہش پر غالب! ایک بہادر ایسا کام کبھی نہین کرتا جو خود اُسپر آفت ڈھائے۔ ہر شخص کو دوسرے کی بیوی کو خاص اپنی عورت کی طرح غیر کی دست درازی سے بچانا چاہیئے۔ اے پوست کے بیٹے (راون)! فرمانبردار رعایا راجا کی دیکھا دیکھی بہت سے نیک حصول دولت اور شوق کے کام کیا کرتی ہے۔ گو اُنکا شاسترون مین کہین ذکر تک نہین۔ نیکی ہو تو راجا! تمنا آرزو سمجھئے تو اسکو اور تمام رعیت مین راجا ہی سب سے بڑھیا جواہر ہے۔ نکوکاری۔ حرص یا گناہ۔ ان تمام کی جڑ راجا ہی ہے۔ اور کشسون مین سب سے بہتر! تو بدکار اور نا پایدار ہے۔ اللہ جانے کیسے ہو گیا! یہہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک گنہگار دیولوک کو چلا جاے بدچلن اپنی بدچلنی کبھی نہین چھوڑتا۔ نیکی بدون کے گھر کبھی نہین رہتی۔ توانا۔ نیک ذات رامچندر مہاراج نے تو تیرے شہر اور راج مین کچھ بھی نہین بگاڑا تھا۔ پھر تونے اونکے ساتھ بدی کیون کی؟ جن استھان والا کھرڑا ہی شریر النفس تھا اگر مہاراجہ رامچندر نے جنکے افعال پر ذرا الزام نہین اُسے سرپ نکھا والے جھگڑے پر مار ڈالا تو انکو بھلا کیسے بُرا کہین۔ تم پھر اُس انسانون کے مالک کی بیوی کو کیون اوڑا لائے؟ بس ویدیہی کو فوراً چھوڑ دے! اندر Indra نے تو وترا سُر Vritra sura کو پھونک دیا تھا ایسے ہی رامچندر مہاراج اپنے ڈراونے بھڑکتے ہوئے شعلہ کی طرح روشن آنکھون سے دیکھتے ہی تجھکو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے۔ کیا تجھے خبر نہین کہ تینے کپڑون مین نہایت زہریلا سانپ باندھ رکھا ہے کیا نہین دیکھتا کہ تیرے گلے مین موت کا پھندا پڑ چکا ہے۔ بوجھ اتنا اوٹھانا چاہیے جو اوٹھانیوالا دب نہ مرے۔ اور غذا وہ کھاؤ جو بیمار نہ کر دے۔ ایسا کام کون کرتا ہے کہ جس سے بھلائی۔ شہرت اور اعزاز حاصل ہونے کے

بجائے اُلٹا علیل ہو جاے۔

اور راون! میری ساٹھ ہزار برس کی عمر ہے اور اپنی جدی سلطنت مین ضابطہ کے ساتھ حکمرانی کر رہا ہون۔ تو جوان ہے یہہ مانا۔ زرہ بکتر بھی پہن رکھا ہے۔ تیر و کمان ہاتھ مین ہے اور رتھ پر چڑھا بیٹھا ہے۔ مین گو بوڑھا ہو گیا ہون مگر میرے ہوتے تو جانکی مہارانی کو نلوہ نہین اوڑا لیجا سکتا۔ جیسے کہ منطقی دلایل سے وید اور شرتی کی جنہین ابدی اور بے تغیر سچ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے تردید کرنا آسان نہین ہے ایسے ہی تو ویدہی کو میرے ہوتے زبردستی نہین لیجا سکتا۔ اور راون! بہادر ہے تو لڑ! یا لحظہ بھر ٹھہر جا! کھر کی طرح تو بھی زمین پر پڑا ہوگا۔ ابھی ابھی چھال کے کپڑے پہنے مہاراجہ رامچندر جنھون نے بہتیری دفعہ شر اور دانوون کو ٹھکانے لگایا ہے میدان جنگ مین تیرا خاتمہ کر دینگے۔ اب مین کرون کیا! رام اور لکشمن دونون شہزادے فاصلہ پر ہین۔ او کمینہ! ڈرپوک! وہ تجھے غارت کر دینگے۔ ہمین ذرا بھی شبہ نہین ہے جبتک میرے دم مین دم ہے۔ کنول جیسے آنکھ رکھنے والی۔ صاف باطن مہاراجہ رامچندر کی چاہتی پٹ رانی سیتاجی کو تو اوڑا کر نہین لیجا سکتا۔ اعلیٰ ذات مہاراجہ رامچندر اور دسرتھ کے ساتھ بھلائی کرنا میرا فرض ہے اسمین میری جان بھی جاتی رہے تو کچھ پرواہ نہین۔ او دس سر والے! کھڑا ہو جا!! ذرا دیکھتا تو جا! مین تجھے رتھ سے سر کے بھل گرائے دیتا ہون جیسے ٹہنی سے پھل ٹوٹ پڑے۔ اور رات کی چکبھیریان کرنے والے! مین حتی الامکان لڑائی مین تجھسے دل کھول کر لڑونگا"

جٹایو نے جو ایسی جلی کٹی باتین کہین تو سنہری زرہ بکتر پہنے۔ غصے کے مارے سرخ آنکھین کئے راون اسکی طرف جھپٹ پڑا۔ اور دونون ہوا کے دھکیلے ہوے بادلون کی مثال آسمان مین بُری طرح لڑنے لگے۔ دونون مین ایسی خطرناک لڑائی ہوئی گویا دو لیاون Malyavana

سرگ ۵۱

پہاڑیوں کے بازو نکل آئے تھے - راون نے متواتر تیز دھار - خوفناک بھالے کے وار کرنے
شروع کئے اور آہنی تیرون کا مینھ برسانے لگا - جٹایو نے راون کے سر کئے ہوئے تھیارون کے
وار رد کئے اور اپنے تیز ناخون دار پنجون سے اوسکے بدن کو لہولہان کردیا - یہہ دیکھکر اپنے
دشمن کو غارت کرنیکے لئے بہادر راون نے آگ ہوکر ملک الموت کی عصا جیسے دس خطرناک
تیر لئے اور کمان کے چلّہ کو کان تک کھینچکر حریف کی طرف چھوڑنا شروع کیا - آنکھون مین
آنسو بھری جانکی مہارانی کو اوسکے رتھ مین بیٹھا دیکھکر جٹایو نے اسکی ذرا پرواہ نہ کی اور
راون کی طرف جھپٹا - اپنے پنجون سے اسکی موتی اور ہیرون سے جڑے تیر و کمان کے
ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے - راون نے دوسری کمان لی اور صدہا نہین ہزارہا تیر جٹایو پر سر کئے
وہ اُن سے ڈھک گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ جانور اپنے گھونسلے مین بیٹھا ہے اپنے
بازوون کی ہوا کے جھونکے سے اوسنے تیرون کو اپنے جسم سے جھاڑا اور اوسکی کمان کو دوبارہ
چھین لیا - آگ کی طرح چمکیلی ڈھال اپنے پیرون سے جھپٹا مار کر نیچے گرادی - پیرون کے
تھپیڑون سے اسکی روشن زرہ بکتر کو اوڑادیا - دیو کا سا چہرہ رکھنے والے تیز رفتار گدھون
کو بھی مار اوڑا - اسکے بعد مرضی کے موافق چلنے والا - آگ کی طرح روشن ہیرون سے جڑا
چوبی ڈنڈون والا راون کا رتھ توڑ ڈالا - چھتر اور چنور کو نیچے گرادیا - اور چونچ مار مار کر رتھبان
کا سر پھوڑ دیا - جب کمان چھن گئی - رتھ - گھوڑے - اور رتھبان نہین رہا تو جانکی مہارانی کو
گود مین لئے راون زمین پر گر پڑا - رتھ ٹوٹا ہوا اور راون کو خاک پر پڑا دیکھکر ساری دنیا
پرندون کے راجا کی تعریفین کرنے لگی - جب راون نے دیکھا کہ عمر رسیدہ پرندون کا
راجہ تھک کر چور ہوگیا ہے تو پھر ہمت کی اور جانکی جی کو لیکر اوڑا - لڑائی مین اوسکے
سارے تھیار تو ٹوٹ ہی گئے تھے - پر ایک خنجر باقی تھا - جٹایو نے دیکھا کہ یہہ تو جانکی جی
کو لیچلا - اٹھا اور راون کی طرف جھپٹا اور اسے روک لیا -

جٹایو" او لیجر اور پوچ رائے رکھنے والے راون! بجلی جیسے تیر رکھنے والے رامچندر مہاراج کی جاہتی بیوی کو اوڑائے لئے جاتا ہے اس سے راکشسون کی ساری نسل غارت ہو جائیگی جیسے پیاسا پانی پیئے تو اپنے احباب - درباری - چوگنی فوج - نوکر چاکر اور رشتہ دارون سمیت زہر پینا چاہتا ہے - اپنے افعال کے نتایج سے ناواقف بیوقوف - جھٹ پٹ برباد ہو جاتے ہین - یہہ ہی تیرا بھی حال ہوگا - قضا سر پر کھیل رہی ہی ہے - کانٹے سمیت گوشت کا ٹکڑہ ڈسنکی ہوئی مچھلی کی طرح اوس سے بچکر اب تو کہان جائیگا - راون! مہاراجہ رامچندر کو فتح کرنا تیرے بس کا نہین - وہ اپنی کُٹی مین تیری اس مداخلت بیجا کو کبھی معاف نکرینگے - بُزدل! تیرے اس عمل کو سب بُرا کہتے ہین - یہہ تو چورون کی راہ ہے نہ کہ بہادرون کی - جو تو بہادر ہے تو آلڑ یا لحظہ بھر ٹھہیر دیکھنا اپنے بھائی کھر کی طرح تو بھی خاک پر لوٹتا ہوگا - سچ ہے یہہ بُرے کام تو نے اپنی بربادی ہی کی خاطر کئے ہین - جب لوگون کی موت آتی ہی تو وہ ایسے ہی کام کیا کرتے ہین - پاپ کرنا بھلا کون بتائیگا - نہ تو دیوتاؤن کی راجا ایسا کرتے ہین نہ اپنے آپ پیدا ہونیوالا (پرمیشر)"

اتنا کہکر جٹایو راون پر پھر جھپٹ پڑا - اپنے پنجے - چونچ - ناخن اور پنکھون سے اوسے گھایل کر دیا - اوسکے بال تک نوچ ڈالے - راون بھی جوش مین آگیا - غصہ کے مارے ہونٹ چاٹنے لگا اوسنے جھٹ پٹ جانکی مہارانی کو تو اپنی بائین گود مین لیا اور جٹایو پر ہاتھ صاف کرنے لگا - اوسنے بھی اسکی بائین دسون ہاتھ اپنی چونچ سے اوکھاڑ لئے - مگر وہ پھر پھوٹ آئے - اوسنے سیتاجی کو تو الگ بٹھادیا اور جٹایو کو لات مکّون سے خوب مارا - دونون کٹ مرے - اور اپنا خنجر نکالکر جٹایو کے پنکھ اور ٹانگین سب کاٹ ڈالین - وہ قریب المرگ ہو گیا اور خاک پر لوٹنے لگا - اوسے خون مین نہایا ہوا اور گرتا دیکھکر جانکی مہارانی مدد کو جھپٹین اور زار و قطار رونے لگین - اوسے اپنی گود مین لے لیا -

سرگ ۵۲ و ۵۳ بہت گریہ وزاری کی - مگر بے سود - راون نے بڑھکر اونھین پھر اوٹھالیا - سر کے بال پکڑ لیے

ویدیہی غصہ سے لال بھبوکا ہوگئین۔ نظام قدرت مین ہل چل مچگئی۔ سارے مین اندھیر اچھا گیا۔
ہوا چلنے سے بند ہوگئی اور سورج دھندلا ہوگیا۔ برہما جی یوگ کی طاقت سے معلوم کر کے
بول اوٹھے "کام بنگیا ہے" اور ڈنڈک کے بسنے والے رشی خوشی کے شادیانے بجانے لگے کہ راون
اب مارا گیا۔ راون اونھین لیے جا رہا تھا۔ انکا رنگ پگھلے ہوے سونے جیسا معلوم ہوتا تھا
وہ بسنتی ساڑھی باندھ رہی تھین اور بجلی کی طرح بھلی معلوم ہوتی تھین۔ انکے پیلے لباس سے
راون بھی اچھا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے پہاڑ مین آگ لگ اوٹھی ہو۔ سیتا جی کی کنول کے پھولون
کی تلنے جیسے پنکھڑیان راون پر جھڑ جھڑ پڑتی تھین اور ہوا مین اوڑتا ہوا سنہری ریشمی کپڑا
ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے شام کے وقت شفق پھول رہی ہو۔ جیسے بلا ڈنڈی کنول۔
مہاراجہ رامچندر بغیر اوڑتے ہوے راون کی گود مین جانکی جی کا بیداغ چہرہ کچھ اچھا معلوم نہوتا
تھا۔ وہ ایسا لگتا تھا جیسے چاند کالے بادلون کو چیر کر نکل آیا ہو۔ انکا سنہری رنگ اور
کالا کلوٹا راون۔ گویا بڑے ڈیل ڈول والے ہاتھی کے زرد فراخی باندھ دی۔ کنول کا سا پیلا رنگ
سنہری جھلک لئے ہوے۔ اوسپر چمکیلے زیور کی بہار۔ انکا راون سے اتصال تھا بلکہ بادلون
مین بجلی چمک رہی تھی۔ اور اونکے زیور کی جھنجھناہٹ بادل کی گرج تھی۔ وہ جانکی جی کو لیے
جا رہا تھا اور پھول اونکے سر سے زمین پہ جھڑ جھڑ پڑتے تھے۔ ہو بہو بجلی کا چکر ایسے پازیب اونکے
پاؤن سے کھلکر نیچے گر پڑین اور زیور بھی کھل کھل پڑے۔ گرتا ہوا گلے کا ہار تو بالکل ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آکاش سے گنگا جی بہہ رہی ہون۔ اونکے سر کے بکھرے ہوے بال ہوا
مین اوڑتے جاتے تھے۔ روتی پیٹتی جاتی تھین۔ ماتھے کا ٹیکا تک پوچھ گیا تھا اور وہ
لیے جا رہا تھا۔ انکے منھ پر زردی چھا گئی تھی۔ اونھون نے راون کو بہتیرا کوسا کاٹا مگر سب لا حاصل۔
بیچاری نے دیکھا کہ تلے پانچ بڑے بڑے بندر ایک پہاڑی پر بیٹھے ہین۔ اس امید سے کہ یہی سرگ ۵۴
رامچندر مہاراج کو اس مصیبت کی خبر کرینگے اپنی ریشمی چادر اور کچھ گہنے انکو پھینکدیے۔

جلدی مین راون کی تو وہ نظر ہی نہ پڑے۔ مگر بندرون نے تاڑ لیا اور خبرین اوٹھالین۔ راون نے
پمپا سے گذر کر لنکا کا رُخ کیا جنگل۔ ندی۔ پہاڑ اور جھیلون سے گذرتا آسمان مین اس تیزی سے جاتا
تھا جیسے کمان سے تیر چھوٹے۔ وہ کبھی بھی کم نہو سا سمے دریاؤن کا پناہ گاہ۔ بڑی بڑی مچھلی
مگر مچھون اور ورن کے گھر (سمندر) کو بھی پار کر گیا۔ یہہ حال دیکھکر غم سے سمندر کی لہرین اوٹھنی بند
ہوگئین۔ اوسکی مچھلیان اور سانپ بیچین تھے۔ چارن akash Bharna آکاش
سے بول اوٹھے "او دس سر والے! تیرا وقت آپہونچا" یہہ ہی سدھون نے کہا۔ پھر وہ
جانکی جی کو لئے لنکا مین داخل ہوگیا۔ جہان کے شارع عام بہت باترتیب۔ اوسکے پھاٹکون
پر لوگون کا ہجوم۔ وہ اپنے زنان خانہ مین پہونچا۔

راون (بدشکل عورتون سے) "دیکھو میری اجازت بغیر کوئی مرد عورت جانکی جی کو نہ دیکھے!
مین حکم دیتا ہون کہ اگر وہ موتی۔ لعل۔ سونا یا کسی قسم کے زیور مانگین تو فوراً انکی نذر کئے جائین۔
اگر کسی نے جان بوجھکر یا بلا جانے انکے دل دُکھانے والی بات کہی تو بس اُسکی خیر نہین ہے"
اتنا کہا وہ باہر چلا گیا۔ آٹھ شہزور رکشسون کو بلا کر حکم دیا کہ وہ فوراً مسلح ہو کر جن استھان کو
چلے جائین اور رامچندر کی ٹوہ مین رہین اور داؤن لگے تو انکو ٹھکانے لگا دین۔

پھر محلون مین پہونچا اور جانکی جی کو اپنی طرف ملتفت کرنیکی کوشش کی نرمی اور سختی دونون سرگ ۵۵-۵۶
کام مین لایا۔ پھسلایا بھی بہت۔ مگر اُسمین کامیابی نہوئی۔ جھلا کر انھین اسوک باٹکا
(اسوک کے درختون کا باغ) مین نظر بند کر دیا۔

رامچندر مہاراج ماریچ کو مار کر لوٹے تو بُرے بُرے شگون ہونے لگے۔ اگن کون مین بیٹھکے پیچھے سرگ ۵۷
گیدڑ چلا رہے تھے۔ اور جانور بائین ہاتھ کو اوڑ رہے تھے۔ یہہ دیکھکر اونکا ماتھا ٹھنکا کہ دال مین کچھ
کالا ضرور ہے اور جانکی جی کی خیر نظر نہین آتی۔ آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہین کہ لکشمن جی غم سے
سر جھکائے آرہے ہین۔ اُنھون نے ملایمت سے بہت جھڑکا مگر کیا ہوتا تھا۔ رامچندر مہاراج لکشمن جی

کوبُرا بھلا کہتے اپنی کُٹی مین پہونچے تو وہ خالی پڑی تھی۔

سرگ ۵۸-۵۹ مہاراجہ رامچندر نے پوچھا کہ مین تو تمھین سونپ گیا تھا۔ تم انھین چھوڑ کر کیون چلدیے لکشمن جی نے جو بیتی تھی کہہ سنائی۔

سرگ ۶۰ لغایت ۶۳ وہ اور رامچندر جی ندی ندی اور پہاڑون پہاڑون اُنھین ڈھونڈھتے پھرے مگر اونکا کہین پتہ نہین۔

رامچندر مہاراج (عالم گھبراہٹ مین) "اے کدم کے پیڑ و! تمنے اُنھین نہین دیکھا؟ تم تو اُنھین بہت بھاتے تھے۔ او! پھل پھول پتیون بیلون سے چھائی ہوئی بناس پتی کیا تجھی بھی خبر نہین!! ارے تلک! (ایک درخت) تو تو ضرور جانتا ہوگا!! اسوک! (بے غم) اپنے نام کی لاج رکھ اور بتا کہ وہ کہان ہین! اون بغیر مجھے چین نہین ہے۔ تال! کچھ تو کہہ!!! اے ہرنو! اُنکی آنکھین تو ہرنی کی سی تھین پھر کیا تم سراغ نہ چلاؤ گے؟ جانکی! بھاگو نہین مین نے دیکھ لیا ہے! درخت کی آڑ سے ہی بول تو سہی پیاری!! ٹھیرو! ٹھیرو! ایسی چھیڑ خانی تو مجھسے کبھی آجتک تمنے کی نتھی۔ بسنتی ریشمی لباس سے مین نے پہچان لیا۔ بھاگتے مین بھانپ لیا۔ مجھے ذرا بھی چاہتی ہو تو اب ایک قدم بھی نہ بڑھنا۔ نہین! نہین! ہاے جانکی کہین نہین!!! ضرور تمھین کوئی کھا گیا۔ یا کسی راکشس نے چیر پھاڑ ڈالا"

رامچندر مہاراج اس طرح دیوانہ وار بین و بکا کر رہے تھے۔ سارا جنگل کھوند مارا۔ دیوانون کی طرح بھٹکتے پھرے۔ دونون بھائیون نے پہاڑ۔ ندی۔ تلیا۔ میدان کوئی جگہ ڈھونڈھے بغیر نہ چھوڑی۔ مگر نہ پائین تو سیتا جی! وہ ٹھنڈے سانس بھرتے تھے اور حال بیحال تھا۔

سرگ ۶۴ رامچندر مہاراج نے ہرنون سے پوچھا کہ جانکی جی کہان ہین تو اونھون نے آسمان کی طرف منھ اوٹھایا اور دکھن کو چلدیے۔ دونون بھائی انکے پیچھے ہولئے۔ آگے بڑھکر کیا دیکھتے ہین کہ رستہ مین پھول بکھرے پڑے ہین۔ اور زمین پر کسی راکشس اور سیتا جی کے پانون کے نشان بنے ہین

پھر دیکھا کہ ایک کمان۔ ترکش اور رتھ ٹوٹا پڑا ہے اور جانکی جی کے گہنے اِدھر اُدھر خاک پر پھیلے ہوے ہین۔ جابجا خون کی بوندین پڑی ہین۔ وہین ایک چمکیلی ٹوٹی زرہ پڑی تھی اور ایک چھتری بھی ایک طرف کو مرے ہوے دو خچر نظر آئے اور ایک پھٹا ہوا جھنڈا۔

رامچندر مہاراج "یہہ دیکھو! یہہ تو مین پہلے ہی جانتا تھا۔ وہی نکلا نہ آخر!! یہہ کسکے سنہری تیر ہین۔ اوہو! یہہ گزلانبے اور اون پر بھال نہیں ہین۔ لو رتھبان بھی مرا پڑا ہے! رہین اور چابک ہاتھ مین ہی۔ راکشس نہین تو اور یہہ کسنے کیا ہے۔ یا تو وہ جانکی جی کو کھا گیا۔ یا انھین لے بھاگا۔ یا کہین مار کر پھینکدیا۔ اب ذرا میرا زور بازو دیکھنا۔ آسمان کو تیرون سے ڈھکدونگا۔ تینون طبق مین جسقدر جاندار ہین سب سہم جائینگے۔ سیارون کی حرکت جاتی رہیگی اور چاند چھپ جائیگا۔ ہر ایک کا رخ بدل دونگا۔ آگ اور سورج کی کرنون تک کو خاک مین ملادونگا۔ دنیا بھر مین اندھیرا چھا جائیگا۔ پہاڑون کی چوٹیان توڑ دونگا تلیا تک سوکھ جائین جب فرہ ہے اور بیلین جڑ سے اوکھڑ کر جا پڑین۔ سمندر تک غارت ہو جائے جو سیتا جی نہ ملین نہ تو دنیا مین قیامت آجائیگی۔ تمام عالم میرے تیرون سے تباہ ہوگا"۔

لکشمن جی (ہاتھ جوڑکر) ابھی تک تو آپ بہت ہی سلیم۔ جواس پر قادر اور تمام عالم کے ہوا خواہ تھے۔ اتنا غصہ تو آپکو آنا ہی نہ چاہیے۔ کرے ایک اور سزا دیجاے تمام عالم کو۔ یہہ بھی کوئی بات ہے۔ اس ٹوٹے ہوے رتھ کا مالک تو ایک ہی شخص ہوگا۔ مہاراج دیکھیے۔ یہہ تو ساری زمین لہولہان ہو رہی ہے اور ساری زمین کھرون اور پہیون کے نشان بنے ہین۔ یہان تو ضرور لڑائی ہوئی ہی۔ مگر ایک دو شخص ہی ہونگے۔ نہ کہ فوج کی فوج۔ پھر قصور ایک کا کہ ساری دنیا کا جو وہ تباہ کیجائے۔ سزا تو حصہ رسدی ملنی چاہیئے نہ۔ مین۔ آپ اور اور ہمدرد ملکر جانکی جی کو ڈھونڈھینگے"۔ سرگ ۶۵

اسکے بعد دونون نے ملکر سارے بن مین انھین ڈھونڈھنا شروع کیا۔ یکایک کیا دیکھتے ہین کہ سرگ ۶۶ لغایت ۷۳

جانورون کا سردار جٹایو زخمی پڑا ہے اور تمام خون مین نہایا ہوا ہے مہاراجہ رامچندر نے خیال کیا
کہ اسی نے انھین کھایا ہوگا - اسکی طرف جھپٹے اور تیر کمان لیکر قریب تھا کہ اُسے نشانہ بنائین کہ وہ بول اٹھا
جٹایو" کیون کسکی تلاش ہے! اس گھنے جنگل مین کسے ڈھونڈھ رہے ہو؟ میرا تو راون نے
یہہ حال کیا ہے اور وہی جانکی مہارانی کو اوڑا کر لیگیا - مین نے اُسے زمین پر دے پٹکا - یہہ اُسیکا
رتھ اور چھتر وغیرہ ٹوٹا پڑا ہے - اُسنے تلوار سے میرے بازو کاٹ ڈالے اور اُنکو لے اوڑا - اب تے
کو آپ مارے ڈالتے ہین"

مہاراجہ رامچندر نے اُسے چھاتی سے لگا لیا جانکی جی کو یاد کر کے تڑپتے تھے اور لکشمن جی سے
کہنے لگے کہ یہہ (جٹایو) اب کوئی دم کا مہمان ہے -

مہاراجہ رامچندر" میرے پیارے جٹایو! جو تجھسے بولا جائے تو یہہ تو بتا دے کہ وہ اُنھین کدھر
لیگیا؟ وہ کیا کہتی جاتی تھین؟ راون کا حلیہ تو بتا؟ وہ کہان کا رہنے والا ہے؟"

جٹایو" (ٹھیر ٹھیر کر) وہ کمبخت اُنھین دکن کو لیگیا ہے - مین اب مرا ہی چاہتا ہون - آنکھون
تلے اندھیرا چھا گیا ہے اور درخت بالون دار سنہری معلوم ہوتے ہین - مگر راون اُنھین ایسی گھڑی لیگیا
ہے جب مالک کو اُسکا گیا ہوا مال ملجائے ایسی ساعت کو وندیا Vindia کہتے ہین!
اُسے یہہ معلوم نتھا کہ اسوقت جو شخص مال لے وہ تباہ ہو جاتا ہے - اسلئے گھبرائیے نہین وہ آپکو
ملجائینگی - اُس سے جا کر لڑو اور جانکی جی کو چھین لو!! وہ وشروا Visharva کا بیٹا
ہے وشرون Vishavram کا بھائی!"

جٹایو اتنا ہی کہنے پایا تھا کہ خون تھوکنے لگا - اپنے ہاتھ پانون پھیلا دئے اور بیچارہ چل بسا -

مہاراجہ رامچندر (اسکی موت پر افسوس کرتے ہوے) لکشمن جی دیکھو! یہہ اس گدھ بنسون کے
بن مین مدتون رہا - اور آج دنیا سے چل دیا - کہان تو پھرتا چلتا تھا یا اب خاک پر پڑا ہے قسمت کے لکھے کو کوئی
نہین مٹا سکتا میری نمک حلالی مین اسکی جان گئی - تم ذرا لکڑیان اکٹھی کر لو اور آؤ اسکے جسم کو جلا دین"

چنانچہ اسکی تعمیل ہوئی۔ ہرنون کے شکاری مہاراج نے اُسکا شرادھ کیا۔ شاستر کے مطابق منتر پڑھے اور
گوداوری مین نہاکر اسکا ترپن کیا اور پھر جانکی مہارانی کو ڈھونڈھنے لگے۔
جنگلون مین ہوتے جنوب مشرق کو چلے۔ پھر دکن کا رخ کیا۔ جہان انسان کا کبھی گذر بھی نہوا تھا۔
کرونچ کے بن کو طے کیا جسمین قسم قسم کے پیڑ تھے اور طرح طرح کے جانورون سے بھرا تھا یہان سے جن استھان
صرف چھ میل تھا۔ یہان سے تین کوس تک پورب کو ہولیے اور ماتنگ Matanga
کی کُٹی پر جا پہونچے۔ وہان گپھا مین ایک راکشسی سے دوچار ہونا پڑا۔ اسکو ایومکھی Ayomakhi
کہتے تھے وہ لکشمن پر ریجھین انھون نے اسکے ناک کان صاف اڑا دیے۔ وہ وہان سی سر پر پانون
رکھکر چلاتی بھاگی۔ آگے چلکر کوندھا Kavandha راکشس ملا جسکے ایک رشی کی بددعا
کی بدولت بڑے بڑے لمبے ہاتھ اور سر گردن ندارد۔ منھ پیٹ کے اوپر۔ بڑا ہی عجیب الخلقت۔ انھون
نے اسے زندہ جلا دیا۔ اسکی نجات کا یہہ ہی طریق تھا۔ وہ بہت مشکور ہوا۔ اور صلاح دی کہ یہہ رشیہ موک
پہاڑ پر جاکر سگریو سے ملین۔ وہ اُن کا سارا حال بتائیگا۔ دونون بھائیون نے اسپر عمل کیا۔
پچھم کو چلدیے جھیل پمپا کے غربی کنارہ پر پہونچے۔ سیوری Savari کی کُٹی ملی
کچھ وہان ٹھیرے۔ اسکے پھل کھائے۔ اُسنے مہاراج کے روبرو یہہ خاکی قالب چھوڑا اور دیولوک
کو چلی گئی۔ جھیل پمپا درخت پھولدار پودون سے چھا رہی تھی اور سامنے رشیہ موک پہاڑ
کھڑا تھا۔ یہہ اسمین نہائے۔ تازہ دم ہوے۔ مگر جانکی مہارانی کے ہجر مین مہاراج تڑپتے تھے اور
دونون بھائی بیچین تھے کہ جیسے بنے جلد سگریو سے ملین۔

سرگ ۷۴ لغایت ۶۹

۱۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۱ء
بوقت ۴ بجے ۴۸ منٹ شام

تصانیف شوق کی تاجرانہ خریداری

۱- اس ہیچمدان خادم نے جتنی کتابیں لکھی ہیں سب کے حق بحق مصنف محفوظ ہیں اور وہ
خاص قیمت پر فروخت ہوتی ہیں جسے کوئی صاحب کم زیادہ نہیں کرسکتے -

۲- تاجرانہ خریدار کو ۲۳ فیصدی کمیشن البتہ دیا جائیگا - مگر کم از کم دس جلدیں خریدنی ہونگی
محصول روانگی وغیرہ اور منی آرڈر کا خرچہ خریدار کے ذمہ ہوگا -

مہتمم

مہابھارت

مکمل

(بطرز ناول)

ناول! نہین! نہین!! میدان جنگ کا فوٹو۔ خونریز لڑائی کی ہوبہو تصویر۔ آرین نیشن! تیری بہادری کا سچا قصہ! اہل ہند! تمھاری گذشتہ سرفروشیان نہایت موثر زبان مین اداکیگئی ہین۔ حسرتون کی مجسم صورتین۔ مایوسیون کے خاکے۔ دنیا کی بے ثباتی کی پُر درد مثال دیکھنی ہو تو یہہ ہے جسمین عجیب شجرہ اور قیمتی فٹ نوٹس اضافہ کئے گئے ہین۔ قیمت عہ

دلرُبا

[illegible] پُردرد کہانی۔ عاشق دلفگار کی افسوسناک سرگذشت۔ پاکدامن

پچھم کو چلدیے جھیل پمپا کے غربی کنارہ پر پہونچے۔ [illegible] حسن پرستون کو بیچین

سرگ ۴۴ لغایت ۴۵

کچھ وہان ٹھیرے۔ اسکے پھل کھائے۔ اُسنے مہاراج کے روبرو یہہ خاکی قالب چھوڑا اور دیولوک کو چلی گئی۔ جھیل پمپا درخت پھولدار پودون سے چھا رہی تھی اور سامنے رشیہ موک پہاڑ کھڑا تھا۔ یہہ ہمین نہائے۔ تازہ دم ہوے۔ مگر جانکی مہارانی کے ہجر مین مہاراج تڑپتے تھے اور دونون بھائی بیچین تھے کہ جیسے بنے جلد سگریو سے ملین۔

۱۵- اگست سنہ ۱۹۰۱ء

بوقت ۴ بجے ۴۸ منٹ شام